Daily PUBLIC KARACHI

روزنامہ

پبلک

کراچی

ایڈیٹر انچیف وسیم احمد

جلد 12 | بدھ 18 نومبر 2026ء، 07 جمادی الثانی 1448ھ | صفحات 4 قیمت 20 روپے | شمارہ 238

آپریشن 11 گرنج لکی مروت میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن، 4 دہشتگرد ہلاک

غیر ملکی سرپرستی میں ہونے والی دہشتگردی کے مکمل خاتمے تک آپریشنز پوری قوت اور عزم سے جاری رکھنے کا عزم

ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے اور امن و امان کے قیام تک آپریشنز کا سلسلہ جاری رہے گا، سیکیورٹی فورسز

لکی مروت (صباح نیوز) سیکیورٹی فورسز نے آپریشن 11 گرنج کے تحت لکی مروت کے علاقے خرپنوالہ میں کامیاب انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران 4 دہشتگردوں کو ہلاک کر دیا۔ ذرائع کے مطابق 16 نومبر کو سیکیورٹی فورسز نے خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر علاقے میں کارروائی کی۔ آپریشن کے دوران سیکیورٹی فورسز نے مؤثر کارروائی کرتے ہوئے 4 دہشتگردوں کو ہلاک کر دیا۔ حکام کے مطابق آپریشن 11 گرنج کے تحت ملک میں غیر ملکی سرپرستی میں ہونے والی دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے کارروائیاں پوری قوت اور عزم کے ساتھ جاری رہیں گی۔ دہشتگردی کے خلاف جاری اقدامات میں سیکیورٹی فورسز اپنے اہداف کے حصول کے لیے پُرعزم ہیں۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے اور امن و امان کے قیام تک آپریشنز کا سلسلہ جاری رہے گا۔ حکام کے مطابق آپریشن 11 گرنج کے تحت ملک میں غیر ملکی سرپرستی میں ہونے والی دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے کارروائیاں پوری قوت اور عزم کے ساتھ جاری رہیں گی۔ دہشتگردی کے خلاف جاری اقدامات میں سیکیورٹی فورسز اپنے اہداف کے حصول کے لیے پُرعزم ہیں۔



اسلام آباد، فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی ملاقات کر رہے ہیں

پاک ایران مسلسل رابطوں باہمی اعتماد قریبی ہم آہنگی کی ضرورت ہے، فیلڈ مارشل

سید عاصم منیر اور عباس عراقچی کا ملاقات میں علاقائی سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال، روابط ،تعاون جاری رکھنے پر اتفاق

فیلڈ مارشل ،برطانوی آرمی چیف کی ملاقات میں پاک ،برطانیہ دفاعی، سیکیورٹی تعاون مزید بڑھانے کے امکانات پر گفتگو



لاہور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف خصوصی اجلاس کی صدارت کر رہی ہیں

راولپنڈی (مانیٹرنگ ڈیسک) ڈپٹی آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے وفد کے ہمراہ ملاقات کی جس میں علاقائی سلامتی کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے راولپنڈی میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے ملاقات کی۔ ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور، علاقائی سلامتی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس ملاقات میں مشترکہ سیکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے کیلئے مختلف طریقہ کار پر غور کیا گیا۔ فیلڈ مارشل عاصم منیر نے علاقائی امن اور استحکام کے لیے قریبی روابط، باہمی اعتماد اور تعاون کی اہمیت پر زور دیا اور پاکستان اور ایران کے درمیان برادرانہ تعلقات اور سیکیورٹی تعاون مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے علاقائی امن و استحکام کے فروغ کے لیے پاکستان کے تعمیری کردار کی تعریف کی اور پاکستان کے ساتھ دوطرفہ تعلقات مزید مستحکم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق اس موقع پر پاکستان اور ایران نے علاقائی امن و استحکام کے لیے قریبی روابط اور تعاون جاری رکھنے پر اتفاق کیا، علاوہ ازیں (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)

وزیراعلیٰ پنجاب کا خوشحال دیہات پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ

مینجمنٹ کمیٹی قائم کرینگے، مریم نواز

پہلے فیز میں 485 دیہات میں کوآپریٹو سوسائٹی قائم ہونگی، سولر سٹریٹ لائٹس بھی لگانے کا حکم، ترقی کے عمل کو پائیدار اور مؤثر بنانا چاہتے ہیں، مریم نواز

پروگرام کے تحت گاؤں کی ترقی کے فیصلے وہاں کے مکین خود کرینگے، پکی گلیاں، ڈرینج سسٹم، گھنے پانی کے نکاس کیلئے جوہڑ، سولر سٹریٹ لائٹس لگائی جائینگی



پیپز مین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کراچی پریس کلب میں تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے صوبے کے دیہات کی ترقی کیلئے "خوشحال دیہات پروگرام" شروع کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ پروگرام کے تحت گاؤں کی ترقی کے فیصلے وہاں کے مکین خود کریں گے، دیہات میں پکی گلیاں، ڈرینج سسٹم، گھنے پانی کے نکاس کیلئے جوہڑ اور سولر سٹریٹ لائٹس لگائی جائیں گی، دیہی ترقیاتی منصوبے کو آبادی سوسائٹی ماڈل کے تحت مکمل کئے جائیں گے۔ پروگرام کے پہلے مرحلے میں 485 دیہات میں کوآپریٹو سوسائٹیز قائم کی جائیں گی، جبکہ دوسرے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)

سسٹم کو ری سیٹ کرنے کی ضرورت ہے مگر سیاسی ہونا چاہیے، بلاول بھٹو

حکومت اپوزیشن کا پارلیمان پر اعتماد بحال کرے، اپوزیشن بھی پارلیمان کا حصہ بنے اور کمیٹیوں میں شامل ہو، چیئرمین پی پی

سسٹم تباہ نہیں ہوا، کرایا گیا، فضل الرحمان نے جو کردار پی ڈی ایم میں ادا کیا اسکے بغیر آپ کرسی پر نہیں ہوتے، خطاب

کراچی (مانیٹرنگ ڈیسک) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ سسٹم کو ری سیٹ کی ضرورت ہے مگر یہ ری سیٹ غیر سیاسی نہیں سیاسی ری سیٹ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سسٹم تباہ نہیں ہوا، کرایا گیا، سسٹم کو ری سیٹ کرنا پڑے گا مگر یہ سیاسی ری سیٹ ہوگا، سیاسی انتظام کی روایت کو ختم کرنا ہوگا، شیپ کو سیاسی انتظام کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، پاکستان میں ہوگا کراچی پریس کلب میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ سسٹم تباہ نہیں ہوا بلکہ اسے تباہ کرایا گیا، سسٹم اگر تباہ ہوا ہے تو اس کا ذمہ دار کوئی بھی سیاسی جماعت نہیں بلکہ وہ ہے جس نے اپنی زندگی میں اتنے برے معاشی حالات کبھی نہیں دیکھے، سسٹم کو ری (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

پاک ترکمانستان خارجہ پروگرام پر دستخط، تجارت و توانائی میں تعاون پر اتفاق

نائب وزیراعظم سینیٹر اسحاق ڈار کی زیر صدارت اجلاس ،دونوں ممالک میں تجارت و توانائی میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

ترکمانستان کے وزیر خارجہ نے علاقائی امن و استحکام کے فروغ کیلئے پاکستان کے تعمیری کردار اور مکمل سفارتی کوششوں کو سراہا

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور ترکمانستان کے وزیر خارجہ نے پروٹوکول اور دونوں ممالک کی وزارت خارجہ کے درمیان 2026 سے 2030 تک تعاون کے پروگرام پر دستخط کر دیئے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ پاکستان کی وزارت بین الصوبائی رابطہ اور ترکمانستان کی وزارت ثقافت کے درمیان سیاست کے شعبے میں تعاون سے متعلق ایم او یو پر دستخط کیے گئے۔ ان معاہدوں اور دستاویزات سے پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان سیاسی، ثقافتی اور عوام کی عوامی سطح پر تعلقات کو فروغ ملے گا۔ نائب وزیراعظم سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے وزارت خارجہ میں ترکمانستان کے نائب پیپز مین کابینہ و وزیر خارجہ رشید مریدوف کے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

100 روزہ حکومتی پلان پر عملدرآمد، نواز شریف آج مظفر آباد پہنچیں گے

کئی منصوبوں کے آغاز کی تقاریب مکمل

قائد ن لیگ فاروق حیدر کے گھر جائینگے، شاہ غلام قادر کے ہمراہ آٹھمقام، نیلم، تجہیاں، خواجہ سیری، تتاؤ بٹ کے دورے کرینگے

نواز شریف پونچھ کے ٹکٹ ہولڈرز، ممبران اسمبلی سے ملاقات کریں گے، ممبران کشمیر کونسل بھی شامل ہونگے، بریفنگ دی جائے گی، زرائع

مظفر آباد (نیوز ایجنسیاں) سابق وزیراعظم پاکستان قائد مسلم لیگ ن میاں محمد نواز شریف، نائب وزیراعظم پاکستان وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف دو روزہ دورے پر آج (پیر کو) مظفر آباد پہنچیں گے، وزیر اعظم آزاد کشمیر انوار الحق کیانی نے سہ روزہ حکومتی پلان پر عمل درآمد کیلئے تیار یاں مکمل کر لیں، قومی و دیگر اہم شاہراہوں کو جاری صفائی مہم کے تحت صاف ستھرے شہر اور سڑکوں ، مقامات آثار قدیمہ کی تعمیر ، سیاحت کے فروغ کے نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع ، چترار اور معاشی خود کفالت کے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 13)



اسلام آباد اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق، پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک نشست کے دوران بنگلہ دیش کے سینئر سول سرونٹس کے وفد سے گفتگو کر رہے ہیں۔

حکومت مسلسل دوسرے روز بھی کورم پورا کرنے میں ناکام، اجلاس ملتوی

تین گھنٹے سے زائد تاخیر سے اجلاس شروع ہو کر ایک گھنٹہ بائیس منٹ بعد کورم کی نذر ہوگیا

لاہور (اسٹاف رپورٹر) پنجاب حکومت کو مسلسل دوسرے روز بھی اسمبلی اجلاس میں کورم پورا نہ ہونے کے باعث کئی گھنٹوں کا سامنا کرنا پڑا، وزراء، اراکین اسمبلی کی عدم دلچسپی کے باعث تین گھنٹے سات منٹ کی تاخیر سے شروع ہونے والا اجلاس صرف ایک گھنٹہ بائیس منٹ جاری رہنے کے بعد بدھ کی صبح ساڑھے گیارہ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔ اسمبلی اجلاس کے انعقاد پر ہونے والے بھاری سرکاری اخراجات کے باوجود ایوان کی کارروائی مسلسل سے دہ پانا حکومتی کارکردگی پر سوالیہ نشان بن گیا۔ اسپیکر ملک محمد احمد خان کی زیر صدارت اجلاس میں حکومتی رکن طاہر پرویز نے بیسل آباد میں یوٹیلٹی اسٹورز کے واقعات کے تناظر میں مزدوروں کی ہلاکتوں کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کے تحفظ کے لیے کوئی موثر پالیسی موجود نہیں اور شہریوں میں آئے روز حادثات تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے انڈسٹریز حسن عسکری نیچ نے جواب دیا کہ یوٹیلٹی اسٹورز (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)

پاکستان کے عوام اگر صوبے چاہتے ہیں تو بنا دیئے جائیں

صوبوں کے معاملے پر خون تک بہا دینے کی بات سمجھ سے بالاتر ہے، وزیر اطلاعات

اسلام آباد (اسٹاف رپورٹر) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ نے بلاول بھٹو زرداری کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے عوام اگر صوبے چاہتے ہیں تو بنا دیئے جائیں، صوبوں کے معاملے پر خون تک بہا دینے کی بات سمجھ سے بالاتر ہے، اچھی گورننس، عوام کو سہولیات کی فراہمی اور عوام کے سامنے جوابدہ حکومت عوام کی بنیادی ضرورت اور حقیقی مسئلہ ہے۔ پیپز مین پی پی پی بلاول بھٹو زرداری کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اطلاعات نے کہا کہ ملک میں گڈ گورننس کے حوالے سے بحث جاری ہے، عوام اچھی اور بہترین حکومت چاہتے ہیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ اچھی گورننس، عوام کو سہولیات کی فراہمی اور عوام کے سامنے جوابدہ حکومت عوام کی بنیادی ضرورت اور حقیقی مسئلہ ہے، آپ اور ہم سب (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 12)

بانی تحریک انصاف نے تحریری طور پر این آر او مانگا ہے، عظمیٰ بخاری

نواز شریف کے میل سے سانپ نکلنے کی بات ہو یا بیگم کلثوم نواز کے ہسپتال پر دھاوا بولنے والے آج مکافات عمل کا شکار ہیں

چیف جسٹس کو خط علاج سے متعلق پروپیگنڈے سے زیادہ کچھ نہیں، عمران کو ہر ممکن سہولیات میسر ہیں، وزیر اطلاعات

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ بانی پی ٹی آئی کا خط علاج معالجے سے متعلق پروپیگنڈے سے زیادہ کچھ نہیں، عمران کو ہر ممکن سہولیات میسر ہیں، تضحیک کے مکافات عمل کی بخاری نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی نے تحریری طور پر اپنے دھڑکو کے ساتھ این آر او مانگا ہے، دوسروں کی بیماریوں کا مذاق اڑانے والا آج خود جیل میں بیمار ہو گیا، میاں نواز شریف کے میل سے سانپ نکلنے کی بات ہو یا بیگم کلثوم نواز کے ہسپتال پر دھاوا بولنے والے آج مکافات عمل کا شکار ہیں، جیل میں طبی سہولیات نہ ملنے کا شکوہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے، سابق وزیر اعظم عمران خان کا ڈیڈ جیل میں قید کے دوران 8 مرتبہ باقاعدہ طبی ماہرین نے معائنہ کیا، جیل ڈاکٹرز کی پر مشورہ میڈیکل محمد روزانہ تین وقت ان کے بنیادی طبی اشاریے (وائٹل سائنز) چیک کرتا ہے، جبکہ خصوصی میڈیکل بورڈ نے مختلف اوقات میں ان کا تفصیلی معائنہ کیا ہے، اگست (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 11)



پیپز مین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی کی پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد میں اطالوی وزارت خارجہ و بین الاقوامی تعاون کے سیکرٹری جنرل سفیر ریکارڈو گارلیا کے ساتھ ملاقات۔

مرضی کے لوگ بھیجیں گے تو سوال اٹھے گا، سلمان اکرم راجا

ملاقات میں صرف قانونی امور پر بات نہیں ہوئی، سیکرٹری جنرل پی ٹی آئی

اس وقت ایسا کوئی معاملہ نظر نہیں آتا، جس کو ڈیل یا ڈھیل کچھ سکیں، گفتگو

راولپنڈی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان تحریک انصاف کے سیکرٹری جنرل سلمان اکرم راجا نے کہا ہے کہ بانی سے ملاقات کے لیے آنے والے بھی مرضی ہے لوگ بھیجیں گے تو سوال اٹھے گا، اڈیالہ روڈ پر میڈیا سے گفتگو میں سلمان اکرم راجا نے کہا کہ گزشتہ سال ہم جو نام دیتے تھے، ان کی بانی سے ملاقات نہیں کرائی جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آئندہ بھی مرضی سے لوگوں کو بھیجا جائے گا تو سوال ضرور اٹھے گا، لسٹ میں موجود لوگوں کو ملاقات کیلئے بھیجا جائے گا تو سوال نہیں اٹھے گا، بیرسٹر گوہر، عمر ایوب، شیر افضل مروت، سلمان اکرم راجا، یہ کچھ لوگ ہیں جو ہر ہفتے یا دو ہفتے بعد ملاقات کرتے ہیں، ہر ملاقات میں کچھ نہ کچھ نیا ہوتا ہے، ہر ملاقات میں کوئی نہ کوئی نیا ایشو ہوتا ہے، ہر ملاقات میں کوئی نہ کوئی نیا مسئلہ

EDITORIAL PAGE
اداریتی صفحہ

** پاکستان کا کیش لیس انقلاب **

جدید معیشت کی ترقی کا انحصار صرف سودوں، کارخانوں اور تجارت پر نہیں ہوتا بلکہ اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ لوگ رقم کیسے وصول کرتے ہیں۔ بٹوں کی ادائیگی مختلف طرح کرتے ہیں اور اپنے کاروبار کیسے چلاتے ہیں۔ پاکستان اب ایک ایسے جدید مالیاتی نظام کی جانب بڑھ رہا ہے جہاں موبائل فون روزمرہ کے ہیئر مالی معاملات انجام دینے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ حکومت کا شروع کردہ "کیش لیس پاکستان" کا منصوبہ قابل تحسین ہے، جس کے تحت ڈیجیٹل ادائیگیوں کو قومی معاشی پالیسی کا اہم حصہ بنایا گیا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے بھی مالیاتی خدمات کو بہتر بنانے اور عام شہریوں کے لیے روزمرہ لین دین کو آسان بنانے میں جدید ٹیکنالوجی کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

ایک دکاندار، طالب علم یا گھر کے اخراجات سنبھالنے والے خاندان کی روزمرہ زندگی کا تصور کریں۔ ہر کسی کو رقم بھیجنے، بل ادا کرنے اور ادائیگیاں وصول کرنے کے لیے آسان ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیجیٹل پیمنٹ کی ان لاکھوں کو پہلے سے زیادہ تیز اور سہل بنا دیا ہے۔ حکومت کی جانب سے تقریباً تین دین کے بھائے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے کا فیصلہ دراصل عوام کی انہی ضروریات کا جواب ہے۔ اس پروگرام کا مقصد ڈیجیٹل سہولتوں کو صرف بڑے کاروباری اداروں اور شہری مراکز تک محدود رکھنے کے بھائے چھوٹے تاجروں، سرکاری اداروں اور عام صارفین تک پہنچانا ہے تاکہ معاشرے کا ہر طبقہ ڈیجیٹل معیشت کا حصہ بن سکے۔

پاکستان اس حوالے سے پہلے ہی قابل ذکر پیش رفت کر چکا ہے۔ جولائی 2026 میں حکومت کی جانب سے پہلے سال کی کارکردگی کے جائزے کے مطابق سالانہ ڈیجیٹل لین دین کی تعداد 9.6 ارب سے بڑھ کر 3.11 ارب تک پہنچ گئی۔ ڈیجیٹل ادائیگیاں قبول کرنے والے تاجروں کی تعداد بھی پانچ لاکھ سے بڑھ کر 20 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ ڈیجیٹل پیمنٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد 13 کروڑ 50 لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے، جبکہ مالیاتی شمولیت کی شرح 69 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ لاکھوں پاکستانیوں کو اب مالیاتی سہولتوں تک پہلے سے زیادہ رسائی حاصل ہو رہی ہے اور کاروباری حلقے کے لیے بھی صارفین سے ادائیگیاں وصول کرنے کے نئے راستے کھل رہے ہیں۔

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تیار کردہ فوری ادائیگیوں کے نظام "راست" کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس نظام کے ذریعے مختلف بینک کھاتوں کے درمیان فوری طور پر رقم منتقل کی جا سکتی ہے۔ اب صارفین کو رقم بھیجنے کے لیے طویل اور پیچیدہ طریقہ کار سے گزرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ راست کے تحت یہ آر کیو ڈ کے ذریعے ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے، جس سے دکاندار اپنے موبائل بینکنگ کے اکاؤنٹ کے ذریعے رقم وصول کر سکتے ہیں۔ اب ایک چھوٹی سی کریانہ دکان پر بھی مہنگی مشین نصب کیے بغیر ڈیجیٹل ادائیگی ممکن ہے۔ صارفین کے لیے بھی جیب میں کھلے پیسے رکھنے کے بھائے کیو ڈ اسکین کر کے ادائیگی کرنا زیادہ آسان ہو گیا ہے۔

کیش لیس پاکستان پروگرام کی اصل اہمیت صرف خریداری اور کاروباری لین دین تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات عام شہریوں کی روزمرہ زندگی میں بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ ملک بھر میں لاکھوں افراد ہر ماہ بجلی اور گیس کے بل ادا کرتے ہیں۔ وزارت خزانہ کی 12 نومبر 2026 کی رپورٹ کے مطابق 4 کروڑ 50 لاکھ سے زائد یوٹیلٹی بلوں پر راست کیو آر کوڈ فراہم کیے جا چکے ہیں۔ شہری اپنے موبائل بینکنگ کے ذریعے یہ کوڈ اسکین کر کے آسانی سے بل ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح خاندانوں کے تمام سروس سینٹرز پر بھی راست کیو آر کے ذریعے ادائیگی کی سہولت دستیاب ہے۔ یہ اقدامات ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت ڈیجیٹل سہولتوں کو صرف بڑے تجارتی مراکز تک محدود رکھنے کے بھائے عام آدمی کی زندگی کا حصہ بنانا چاہتی ہے۔

ڈیجیٹل انضم بہتر بنانے پر وزارتِ خزانہ بھی اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ حکومت اب پی آئی ایس پی کے ایک کروڑ سخت خاندانوں کو مالی امداد ڈیجیٹل والٹس کے ذریعے فراہم کر رہی ہے۔ اس طریقہ کار سے سخت افراد کو اپنی امدادی رقم تک آسان رسائی حاصل ہوتی ہے اور وہ باضابطہ مالیاتی نظام سے بھی منسلک ہو رہے ہیں۔ بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے بھی ڈیجیٹل ذرائع کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ جولائی 2025 سے جون 2026 کے دوران بیرونِ ملک سے آنے والی ترسیلاتِ زر کا 92 فیصد ڈیجیٹل ذرائع سے موصول ہوا۔ بیرونِ ملک کام کرنے والے پاکستانی مکلی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور جدید ڈیجیٹل سہولتوں نے انہیں اپنے خاندانوں کو رقم بھیجنے کے لیے مزید آسان راستہ فراہم کیا ہے۔ اس پروگرام کا ایک اور اہم پہلو سرکاری محکموں کو ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام میں شامل کرنا ہے۔ سرکاری دفاتر میں روزانہ ہزاروں مالیاتی معاملات اور ادائیگیاں ہوتی ہیں۔ ان تمام ادائیگیوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت لانے سے نہ صرف مالیاتی امور میں بہتری آئے گی بلکہ سرکاری اداروں کی کارکردگی اور شفافیت میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ 16 نومبر 2026 سے آسان اسائنمنٹ اکاؤنٹس کے ذریعے ہونے والی ادائیگیوں کو راست نظام پر منتقل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس مقصد کے لیے وزارتِ خزانہ نے ڈائرکٹ اینڈ ٹو سخت افسران کی تربیت کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت سرکاری اداروں کو بھی اسی جدید مالیاتی نظام کا حصہ بنانا چاہتی ہے جسے عام شہریوں اور تاجروں کے لیے متعارف کرایا جا رہا ہے۔ اس قومی تبدیلی میں اسلام آباد کا کردار بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ وفاقی حکومت نے 31 دسمبر 2026 تک وفاقی دارالحکومت کو مکمل طور پر کیش لیس شہر بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اب تک تقریباً 26 ہزار تاجر ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نیٹ ورک میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس پروگرام میں چھوٹی دکانوں سے لے کر بڑے کاروباری مراکز تک مختلف شعبوں کو شامل کیا جا رہا ہے۔ اگر اسلام آباد میں یہ منصوبہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے تو دوسرے شہروں کے لیے بھی ایک قابل تقلید مثال قائم ہو سکتی ہے۔ اس سے دکانداروں کو بھی یہ احساس ہوگا کہ ڈیجیٹل ادائیگیاں ان کے کاروبار کے لیے ایک آسان اور مفید سہولت ہیں۔ تاہم کسی بھی کیش لیس معیشت کی کامیابی کا اصل دارومدار عوام کے اعتماد اور عملی شرکت پر ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ڈیجیٹل خدمات کا قابل اعتماد ہونا، تاجروں کو آسان ادائیگی کی سہولت فراہم کرنا اور عام شہریوں میں اس نظام کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ضروری ہے۔ انٹرنیٹ کی بہتر سہولت، عوامی شعور اور مالیاتی ٹیکنالوجی میں مسلسل سرمایہ کاری سے زیادہ سے زیادہ پاکستانی اس نظام کے فوائد حاصل کر سکیں گے۔ پاکستان کا کیش لیس انقلاب مکلی معیشت کو ظاہر خطوط پر استوار کرنے کی جانب ایک خوش آئند قدم ہے۔ ایک دکاندار کا ڈیجیٹل ادائیگی وصول کرنا، کسی خاندان کا موبائل فون کے ذریعے بجلی کا بل ادا کرنا اور ریڑھی والے کا ایس پی کے کیو آر کوڈ تک مالی امداد کا ڈیجیٹل والٹ کے ذریعے پہنچنا بظاہر چھوٹی تبدیلیاں ہیں، لیکن یہی اقدامات ایک بڑے معاشی انقلاب کی بنیاد بنتے ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف اور ان کی حکومت نے اس تبدیلی کو قومی ترجیحات میں شامل کر کے ایک اہم پیش رفت کا منصوبہ ہے۔ اس مقصد کے لیے ڈیجیٹل ادائیگیوں کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے، مالیاتی نظام میں عوام کی سہولت بڑھ رہی ہے اور تحصیل کے لیے ترقی کی نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ بلاشبہ ایک آسان، شفاف اور جدید معیشت کی جانب پاکستان کا یہ سفر قابل تحسین ہے

آدمؑ کی کہانی، ہر ضمیر کا آئینہ



تحریر: آمنہ ثمر

انسان بھی عجیب مخلوق ہے۔ جس چیز سے روکا جائے، اسی کے پیچھے بھاگتا ہے اور جب منہ کے بل گرتا ہے تو اپنی غلطی کے بھائے زمین کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ حضرت آدمؑ کی کہانی محض ایک ممنوعہ درخت کے قریب جانے کا واقعہ نہیں، بلکہ انسانی نفسیات کا پہلا آئینہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اُس زمانے میں ایک درخت تھا، آج ہر گلی، ہر دفتر، ہر ایوان اور ہر ضمیر میں ایک ممنوعہ درخت کھڑا ہے۔

آدمؑ کو ایک باغ ملا تھا، آسائش تھی، سکون تھا، مگر ایک حد بھی مقرر تھی۔ انسان کی بدقسمتی دیکھئے کہ اُسے ہزار نعمتیں مل جائیں تو بھی نظر اُس چیز پر رہتی ہے جس سے منع کیا گیا ہو۔ شاید انسان کی سب سے بڑی کمزوری یہی ہے کہ اُسے دستیاب نعمتیں معمولی اور ممنوعہ چیزیں غیر معمولی دکھائی دیتی ہیں۔ آج بھی یہی تماشا جاری ہے۔ اصول کتابوں میں محفوظ ہیں اور مفادات عملی زندگی میں حکمران ہیں۔

آدمؑ سے لغزش ہوئی، مگر اُنکی کہانی کا اصل سبق لغزش نہیں، بلکہ اُسکے بعد کا اعتراف ہے۔ انسان سے غلطی ہو جانا کوئی نئی بات نہیں نئی بات یہ ہے کہ وہ غلطی کے بعد کیا کرتا ہے۔ آدمؑ نے رجوع کا راستہ اختیار کیا، ہم نے جواز تراشنے کی صنعت قائم کر لی۔ ہم سے سوال کرو تو حالات خراب، حالات سے پوچھو تو زمانہ خراب اور زمانے سے پوچھو تو قسمت خراب۔ گویا اس کائنات میں سوائے ہمارے، ہر چیز قصوروار ہے۔

ہماری زندگی کا سب سے بڑا المیہ یہ نہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ جھوٹ کو مصلحت کا لباس پہنا دیتے ہیں۔ ہم دیانتی کو ذہانت، منافقت کو حکمت اور خود غرضی کو عقل سمجھنے لگتے ہیں۔ اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور پھر اپنی ہی تقریروں میں اصول پسندی کے علمبردار بن جاتے ہیں۔ ہم نے ضمیر کو خاموش کرانے کیلئے اتنے دلائل جمع کر رکھے ہیں کہ اب سچ بولنے والا شخص بھی ہمیں بدتمیز اور بےوقوف دکھائی دیتا ہے۔

ہمیں اپنی غلطی ماننے سے اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی اور کی کامیابی دیکھ کر نہیں ہوتی۔ معافی مانگنا ہمیں توہین لگتا ہے، جھکنا شکست اور اعتراف کمزوری محسوس ہوتا ہے۔ دوسروں کے عیب گننے میں ہماری مہارت دیدنی ہے، مگر اپنے گریبان میں جھانکنے کیلئے شاید ہمیں کسی خصوصی بیٹھک کی ضرورت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا ہمارے کردار کی گواہی دے، مگر اپنے کردار کی عدالت میں خود پیش ہونے کو تیار نہیں۔ کیا خوب انصاف ہے!

آدمؑ زمین پر آئے تو انسان کے سامنے محنت، جدوجہد اور ذمہ داری کی ایک نئی دنیا تھی۔ مگر ہم نے زمین کو بھی ایک منڈی بنا دیا۔ یہاں کردار بکتا ہے، ضمیر کرائے پر ملتا ہے، تعلقات مفادات کے تابع ہیں اور اصول ضرورت کے مطابع تبدیل ہوتے ہیں۔ دولتمند ہونا کامیابی اور باکردار ہونا بعض اوقات حماقت سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے ترقی کی عمارتیں تو بلند کر لیں، مگر اخلاق کی بنیادیں کھوکھلی چھوڑ دیں۔ پھر پوچھتے ہیں کہ معاشرہ زوال کا شکار کیوں ہے؟

ہمارا اجتماعی کردار بھی کسی عجائب گھر سے کم نہیں۔ ڈوسروں سے دیانت چاہتے ہیں مگر خود موقع ملتے ہی اصولوں کی تدفین کر دیتے ہیں۔ ڈوسروں کے احتساب کیلئے بلوس نکالتے ہیں، مگر اپنی باری آئے تو قانون، حالات، مجبوری اور مصلحت کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ ہم نے اپنے لیے الگ اخلاقیات اور ڈوسروں کیلئے الگ معیار ایجاد کر رکھے ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں کہ معاشرے میں برے لوگ زیادہ ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ اچھے ہونیکا دعویٰ کرنیوالوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

لیکن آدمؑ کی کہانی صرف ملامت نہیں، اُمید کا دروازہ بھی کھولتی ہے۔ اسکا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ انسان گرنے کے بعد اٹھ سکتا ہے، بشرطیکہ اُسے اپنی گراوٹ کا احساس ہو۔ غلطی کو تسلیم کرنا اصلاح کا پہلا قدم ہے، جبکہ اسے درست ثابت کرنیکی ضد انسان کو اسی دلدل میں مزید دھکیلتی ہے۔ جو شخص اپنی کوتاہی مان لیتا ہے، وہ اپنی انا سے ایک جنگ جیت لیتا ہے۔ اور جو اپنی انا سے ہار جائے، اُسے دنیا کی کوئی کامیابی نہیں بچا سکتی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی شخصیت کے گرد خود فریبی کی ایسی دیواریں کھڑی کر لی ہیں جن میں سچ کی کوئی کھڑکی باقی نہیں رہی۔ ہمیں ڈوسروں کی اصلاح کا شوق ہے، اپنی اصلاح سے الرجی ہے۔ ہمیں معاشرے کی خرابیوں پر غصہ آتا ہے، مگر اپنے کردار کی خرابیوں پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ یاد رکھیے، معاشرہ آسمان سے نہیں اُترتا، ہم ہی اسے بناتے ہیں۔ اگر ہر شخص اپنے حصے کی بددیانتی، جھوٹ اور منافقت ختم کر دے تو شاید انقلاب کھلے کسی نعرے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ آدمؑ کی کہانی گزرے ہوئے زمانے کا قصہ نہیں، ہمارے آج کا آئینہ ہے۔ ممنوعہ درخت بدل گئے، خواہشیں وہی ہیں، لغزشیں وہی ہیں اور خود فریبی کے طریقے پہلے سے زیادہ نفیس ہو گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ آدمؑ نے غلطی کے بعد رجوع کیا، ہم غلطی کے بعد پریس کانفرنس کرتے ہیں، موقف بدلتے ہیں اور اپنے دفاع میں دلائل کے پہاڑ کھڑے کر دیتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ ہم کتنی بار گرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا کبھی اپنی غلطی مان کر اُٹھتے بھی ہیں؟ کیونکہ انسان کی اصل بلندی اُسکے قد، عہدے یا دولت میں نہیں، اپنے ضمیر کے سامنے سر اُٹھا کر کھڑے ہونے میں ہے۔

"اب تو حسنِ اتفاق بھی نہیں ہوتے"



جہاں بینی
سید اصغر مشال
asgharmashal@gmail.com

کسی اجنبی سے اچانک ملاقات، کسی بھولی بسری یاد کا ذہن کے نہاں خانوں سے غیر متوقع طور پر ابھر کر سامنے آ جانا، سڑکوں پر متحرک ہو جانا، کسی مخصوص وقت میں کسی دوست کا دستک تھا دینا، یہ سبھی واقعات کسی سوال کے جواب کا کوئی نہ کوئی طریقہ لیکر شعور کے دروازے پر دستک دیتا ہے یا کسی ایسے شخص سے ملاقات ہو جانا جو زندگی کے بارے میں ہمارا انداز ہ بدل دے۔ یہ سب زندگی کے وہ خوش گوار اتفاقات ہیں جو کائنات میں موجود کسی غیر مرئی ربط، ہم آہنگی اور کسی لطیف معنویت کے بے ساختہ اظہار کا احساس دلاتے تھے۔ مگر اب یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زندگی سے اتفاقات کی وہ بے ساختگی بھی رخصت ہو رہی ہے۔

اب "حسنِ اتفاق" بھی نہیں ہوتے!

یہ جملہ ہمارے عہد کے اجتماعی مزاج، مالی صورتِ حال اور انسانی نفسیات کا ایک گہرا استعارہ ہے۔ ہم اس عہد میں جی رہے ہیں جہاں زندگی کی رفتار تو دوگنی ہو گئی ہے مگر اس کی معنویت کم ہوتی جا رہی ہے۔ معلومات کی فراوانی نے ہمیں مکمل بصیرت نہیں دی، رابطوں کی بہتات نے مگر تعلقات میں خلش بھی بڑھا دی ہے، وسائل کی کثرت ہے مگر انسانی آسودگی کا سوال پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہو چکا ہے۔

اگر عالمی منظر نامے پر نظر ڈالیں تو یوکرین اور روس کی کشیدگی، مشرقِ وسطیٰ کی جنگ، طاقتور ممالک کے درمیان ٹیرف کے وسائل پر تصرف حاصل کرنے کی کشمکش، تجارتی پابندیاں، توانائی کے بحران اور عالمی اداروں کا کمزور پڑتا اثر و رسوخ، یہ سب محض خبریں نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ان اجتماعی حالات کی نشاندہی کرتے ہیں جن کے اثرات براہِ راست ہر فرد تک پہنچتے ہیں۔ جب دنیا کے وسائل چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائیں اور اکثریت بنیادی ضروریات کے لیے جدوجہد کرنے پر مجبور ہو تو اتفاق کی گنجائش خود بخود کم ہو جاتی ہے۔ ایسے ماحول میں حسنِ اتفاق کی توقع بھی شاید عام آدمی کے لیے ایک آسائش بن جاتی ہے۔ جب انسان کے شب و روز پیشگی طے، بچوں کی تعلیم، علاج معالجہ، معقول آسان اور سستی ٹرانسپورٹ کی فکر میں گزر رہے ہوں تو زندگی کی چھوٹی چھوٹی لطافتوں کا انجوائے کرنا بھی خواب بن کر رہ جاتا ہے۔ جب نوجوان اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھا رہا ہو، جب سماجت کی بھائے تعلقات اور سفارش کی اہمیت بڑھ جائے تو پھر اپنی خودداری کو طاق میں رکھ کر بالآخر وہ بالتدریج افراد کی خوشامد اور چاپلوسی کے ذریعے اپنے مفادات کا محافظ تلاش کر لیتا ہے۔ ایسے ماحول میں معاشرے میں بھی رفتہ رفتہ مروت، رواداری، ایثار اور باہمی اعتماد کے جذبات کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں انسان کے لیے اپنے اردگرد کے لوگوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں اتفاقات کے ہونے کی توقع بھی کیسے کی جا سکتی ہے۔

اب تو حسنِ اتفاق بھی نہیں ہوتے

مفت خور کلچر کا خاتمہ ضروری ہے



صدا بصحرا
رفیع صحرائی
rafisehraee5586@gmail.com

آج ہمارا معاشرہ ایک عجب تضاد کی زد میں ہے۔ ایک طرف ڈیجیٹل مارکیٹ کا شور ہے، اسمارٹ فونز کی بھرمار ہے، تو دوسری طرف بھوک، افلاس اور کسمپرسی کے اندھیرے میں جوروز بروز گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ عالمی اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پاکستان میں کروڑوں افراد اسمارٹ فونز اور انٹرنیٹ کی سہولت سے لیس ہیں، ٹک ٹاک اور یوٹیوب پر گھنٹوں وقت گزارتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے گھروں کا چولہا مشکل سے جلتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ ڈیجیٹل انقلاب ہمارے بچپن تک کیوں نہیں پہنچ سکا؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے نوجوانوں کو تماشائی بنا دیا ہے، تخلیق کار نہیں۔

اس سنگین معاشی زوال اور غربت کی دلدل سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم روایتی امدادی اور خلائی اسکیموں کے اس فرسودہ دائرے سے باہر نکلیں، جس نے قوم کو ۷۷ مفت خور ۷۷ اور سہارے کا عادی بنا رکھا ہے۔ برسوں سے ۷۷ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ۷۷ سمیت دیگر حکومتی امدادی فنڈز کو غربت کے خاتمے کا واحد نسخہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ بلاشبہ، کسی ایمرجنسی میں ان کا کردار اہم ہوتا ہے، لیکن کیا یہ مستقل حل ہے؟ ہرگز نہیں۔

جب ریاست عوام کو بغیر کسی پیداواری محنت کے صرف تھوڑی سی رقم یا امداد کی عادی بنا دیتی ہے تو اس سے معاشرے میں محنت کی بھائے بھیک اور امداد پر انحصار کرنے کی روش پروان چڑھتی ہے۔ اربوں روپے کی یہ رقم قومی خزانے پر بوجھ ہوتی ہے، لیکن اس سے مکمل معیشت کے پہیے کو کوئی متحرک توانائی نہیں ملتی۔ یہ محض خریب کی غربت کو طویل کرنے کا ایک ہندسہ ہے، اس کا خاتمہ نہیں۔ اگر ان اربوں روپے کو براہِ راست نوجوانوں کو ہنرمند بنانے، انہیں تکنیکی تربیت دینے اور چھوٹے کاروباروں کے لیے بلاسود سرمائے میں تبدیل کر دیا جائے تو یہ امداد دائمی خوشحالی کا دروازہ کھول سکتی ہے۔

آج ایکیسویں صدی میں ملک کی تقدیر بدلنے کے لیے روایتی ڈگریوں سے ہٹ کر ڈیجیٹل اور تکنیکی مہارتوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس کروڑوں نوجوان ہیں جو اسمارٹ فون استعمال کرنا جانتے ہیں، لیکن وہ اس کو صرف تفریح (لائک، شیئر اور کمنٹس) کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔

اگر ریاست فلاحی امداد کے بھائے اپنی تمام تر توانائیاں اور فنڈز نوجوانوں کو ہنرمند بنانے پر مرکوز کر دے تو معیشت میں انقلاب آ سکتا ہے۔

دور دراز کے دیہات اور کچی آبادیوں کے نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت، گرافک ڈیزائننگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، ویڈیو ایڈیٹنگ اور سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ کی مفت یا سستی تربیت فراہم کی جائے تو وہ مرکزی شہروں سے دور بیٹھ کر بھی اپنے معاشی حالات کو بہتر کر سکتے ہیں جو بالآخر مکمل معیشت کی بہتری کا سبب بنیں گے۔

اگر ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر ہنرمندی کے مراکز قائم کر دیے جائیں جہاں نوجوانوں کو عالمی مارکیٹ (جیسے اپ ورک، فائیور وغیرہ) سے جوڑنے اور گھر بیٹھے ڈالر کمانے کے گر سکھائے جائیں تو وہ مکمل معیشت کا اہم ستون بن جائیں گے۔

حکومت کو چاہیے کہ ہر سال بے نظیر انکم سپورٹ کی جائزہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں غربت کی شرح 19-2018 کے 22 فیصد سے بڑھ کر 202425- میں 29 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ تخمیناً سات کروڑ افراد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

ایسے ماحول میں حسنِ اتفاق کی توقع بھی شاید عام آدمی کے لیے ایک آسائش بن جاتی ہے۔ جب انسان کے شب و روز پیشگی طے، بچوں کی تعلیم، علاج معالجہ، معقول آسان اور سستی ٹرانسپورٹ کی فکر میں گزر رہے ہوں تو زندگی کی چھوٹی چھوٹی لطافتوں کا انجوائے کرنا بھی خواب بن کر رہ جاتا ہے۔ جب نوجوان اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھا رہا ہو، جب سماجت کی بھائے تعلقات اور سفارش کی اہمیت بڑھ جائے تو پھر اپنی خودداری کو طاق میں رکھ کر بالآخر وہ بالتدریج افراد کی خوشامد اور چاپلوسی کے ذریعے اپنے مفادات کا محافظ تلاش کر لیتا ہے۔ ایسے ماحول میں معاشرے میں بھی رفتہ رفتہ مروت، رواداری، ایثار اور باہمی اعتماد کے جذبات کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ایسے ماحول میں انسان کے لیے اپنے اردگرد کے لوگوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں اتفاقات کے ہونے کی توقع بھی کیسے کی جا سکتی ہے۔

اب تو حسنِ اتفاق بھی نہیں ہوتے

SHOWBIZ
شوبز

موسیقار ماسٹر غلام حیدر کی 73 ویں (آج) منائی جائے گی



لاہور (این این آئی) معروف موسیقار ماسٹر غلام حیدر کی 73 ویں آج 9 نومبر بروز (پیر) کو منائی جائے گی۔ 1908 میں ناروال میں پیدا ہونے والے غلام حیدر نے اپنے فنی کیریئر کا آغاز بمبئی فلم انڈسٹری سے کیا۔ معروف گلوکارہ شمشاد بیگم، نور جہاں اور لتا منگیشکر ان کے شاگردوں میں شامل تھیں۔ انہوں نے مختلف مشہور فلموں کے لیے موسیقی ترتیب دی جن میں بلاجٹ، خزانچی، پوٹھی، شہید، ہمایوں اور مجبور شامل ہیں۔ 1947 میں آزادی کے بعد وہ لاہور واپس آ گئے اور پاکستان فلم انڈسٹری سے منسلک ہو گئے۔ ان کی پہلی پاکستانی فلم شاہدہ تھی۔ انہوں نے دیگر کئی پاکستانی فلموں بے قرار، گلنار، ایکلی اور بھیگی پلکن کے لیے بھی موسیقی ترتیب دی۔ حکومت پاکستان کی جانب سے انہیں تمغہ امتیاز اور پرائیڈ آف پرفارمنس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موسیقار ماسٹر غلام حیدر 9 نومبر 1953 کو کینسر کے عارضہ کے باعث انتقال کر گئے تھے۔ معروف موسیقار ماسٹر غلام حیدر کی 73 ویں آج 9 نومبر بروز (پیر) کو منائی جائے گی۔

تماشہ سیزن فائیو ختم، شو کے شرکاء کی شادیوں کی افواہوں کا نیا تماشہ شروع

لاہور (این این آئی) نجی ٹی وی سے پیش کئے گئے ریلٹی شو تماشہ سیزن فائیو ختم ہوتے ہی شو کے شرکاء کی آپس میں شادیوں اور قربتوں سے متعلق دلچسپ افواہوں کا بازار گرم ہے۔ شو میں شرکت کرنے والے عائشہ اسرا اور زیب خان پہلے ہی شادی کر چکے ہیں اور اب سامعہ حجاب اور یاسر کے درمیان بھی شادی کے حوالے سے بات چیت کی افواہیں گردش کر رہی ہیں۔ دوسری جانب اداکارہ لیلیٰ اور ڈاکٹر زی کے نام بھی تکمہ جوڑی کے طور پر زیر بحث ہیں۔ سوشل میڈیا صارفین نے تو اس شو کو تماشہ کے بھائے شادیوں کا شو قرار دینا شروع کر دیا ہے۔ مذکورہ شخصیات کی جانب سے ان افواہوں پر کسی طرح کا ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا۔ نجی ٹی وی سے پیش کئے گئے ریلٹی شو تماشہ سیزن فائیو ختم ہوتے ہی شو کے شرکاء کی آپس میں شادیوں اور قربتوں سے متعلق دلچسپ افواہوں کا بازار گرم ہے۔ شو میں شرکت کرنے والے عائشہ اسرا اور زیب خان پہلے ہی شادی کر چکے ہیں۔

الحمرا قذافی میں تزئین و آرائش، پرفارمنگ آرٹس اکیڈمی کی کلاسز مال روڈ منتقل

لاہور (این این آئی) الحمرا قذافی میں تزئین و آرائش کے کام کے باعث پرفارمنگ آرٹس اکیڈمی سمیت دیگر کلاسز عارضی طور پر الحمرا مال روڈ منتقل کر دی گئیں۔ الحمرا ہال ون اور ہال ٹو کو مرمتی اور تزئین و آرائش کے کام کے سلسلے میں بند رکھا گیا ہے جس کے باعث وہاں ہونے والی تمام سرگرمیوں کو متبادل مقام پر منتقل کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق طلبہ کی تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہونے سے بچانے کے لیے کلاسز کا سلسلہ الحمرا مال روڈ میں جاری رکھا گیا ہے۔ طلبہ معمول کے مطابق اپنے کورسز مکمل کر رہے ہیں جبکہ تزئین و آرائش کا کام مکمل ہونے کے بعد کلاسز دوبارہ قذافی الحمرا منتقل کر دی جائیں گی۔

☆☆☆☆☆

امریکا میں شامی گلوکارہ اصالہ نصری کے 60 لاکھ ڈالر کے زیورات چوری

یہ اطلاع امریکا کے شہر ڈیٹرائٹ کے فاکس تھیٹر میں ہونے والے کنسرٹ کے ایک ہفتے سامنے آئی ہے

دمشق (این این آئی) شام کی مشہور گلوکارہ اصالہ نصری کے قریباً 60 لاکھ ڈالر کے زیورات امریکہ میں چوری ہو گئے جس پر پولیس حرکت میں آ گئی ہے۔ یہ اطلاع امریکا کے شہر ڈیٹرائٹ کے فاکس تھیٹر میں ہونے والے کنسرٹ کے ایک ہفتے سامنے آئی ہے، اس بارے میں گلوکارہ کا کہنا ہے کہ وہ ڈیٹرائٹ کے ہوٹل میں قیام پذیر تھیں، جہاں سے ان کے زیورات غائب ہوئے۔ اصالہ نے کہا کہ وہ ہوٹل پہنچنے کے بعد تیار ہوئیں اور اپنے زیورات تبدیل کر کے کنسرٹ کے لیے روانہ ہوئیں، سفر کے دوران وہ اپنے زیورات خود ساتھ رکھتی ہیں کیونکہ انہیں ان کی حفاظت کی فکر رہتی ہے۔ گلوکارہ کے مطابق وہ زیورات ان کے لیے خاصی جذباتی اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ ان میں سے کچھ خاندان کے ورثے میں ملے ہیں جبکہ کچھ بچوں، شوہر اور دوستوں کی جانب سے تحائف کی شکل میں دیے گئے ہیں۔ اصالہ نے بتایا کہ یہ امریکا کے دورے کا آخری شو تھا، کنسرٹ کے بعد میں تھکی ہوئی تھی اور کمرے میں آتے ہی سو گئی اگلی صبح جب اپنا بیگ کھولا تو زیورات غائب تھا، اس پر وہ کافی پریشان ہوئیں اور پولیس کو اطلاع دی جس نے تحقیقات شروع کر دی ہیں تاہم ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ رپورٹ کے بعد پولیس متحرک ہوئی اور مختلف مقامات کی تلاشی کیلئے وہ سٹاف سے بھی پوچھ گچھ کی تاہم ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد ابھی تک کوئی مثبت خبر نہیں ملی ہے۔ انہوں نے اس اطلاع کو پہلے مقررعام پر نہ لانے کے حوالے سے بتایا کہ وہ نہیں چاہتی ہیں کہ کوئی ایسی خبر سامنے آئے جو ان کے دورے پر اثرانداز ہو اور انہیں یقین بھی تھا کہ پولیس زیورات ڈھونڈ لے گی۔ امریکا کے شہر ڈیٹرائٹ کے ریکارڈ کے مطابق پچھلے کچھ عرصے میں چوری سے متعلق جرائم کی شرح میں اضافہ ہوا ہے جو کہ ریاست مشی گن کی مجموعی شرح کے مقابلے میں بھی زیادہ ہے۔



شادی کا فیصلہ سوشل میڈیا یا ریلز دیکھ کر نہ کریں، کرن خان

لاہور (این این آئی) اداکارہ و میزبان کرن خان نے کہا ہے کہ ش

بقیہ 1

مارشل عاصم منیر سے برطانوی چیف آف جنرل سٹاف جنرل سر چارلس رولینڈ واکر نے ملاقات کی، فوجی تعاون مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق برطانوی چیف آف جنرل سٹاف جنرل سر چارلس رولینڈ ولسٹ واکر کو جی ایچ کیو آمد پر پاک فوج کے چاق و چوبند دستے کی جانب سے گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ فیلڈ مارشل سے برطانوی فوج کے سربراہ کی ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور اور خطے کی موجودہ سکیورٹی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا، پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دفاعی اور سکیورٹی تعاون مزید بڑھانے کے امکانات پر گفتگو کی گئی۔ بیان میں بتایا گیا کہ اس موقع پر دونوں جانب سے پاکستان اور برطانیہ کے دیرینہ دوستانہ تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور پاکستان اور برطانیہ کا دوطرفہ فوجی تعاون مزید مستحکم بنانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے برطانیہ کے ساتھ دفاعی تعلقات مزید وسعت دینے کے پاکستان کے عزم کا اظہار کیا جبکہ برطانوی چیف آف جنرل سٹاف نے پاک افواج کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور آپریشنل تیاریوں کی تعریف کی۔ برطانوی فوج کے سربراہ نے علاقائی امن واستحکام کے لیے پاک افواج کی خدمات کا اعتراف کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق یہ دورہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دفاعی تعاون اور عسکری تعلقات مضبوط بنانے کے مشترکہ عزم کا عکاس ہے

بقیہ 2

مرحلے میں مزید 1500 دیہات میں کوآپریٹو سوسائٹیز تشکیل دی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے پروگرام کے آغاز کیلئے 44 دن کی ڈیڈ لائن مقرر کر دی ہے، اس مقصد کیلئے 29 سال بعد پنجاب میں کوآپریٹو سوسائٹیز پر عائد پابندی جزوی طور پر اٹھانے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر کی سربراہی میں 5 رکنی تحصیل مانیٹرنگ کمیٹی کرے گی، جس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بھی شامل ہوں گے، ہر کوآپریٹو سوسائٹی کیلئے پانچ رکنی مینجمنٹ کمیٹی بھی قائم کی جائے گی، جس میں صدر، نائب صدر، جنرل سیکرٹری، خزانچی اور ایگزیکٹو ممبر شامل ہوں گے۔ مریم نواز شریف کا کہنا ہے کہ ہر گاؤں کی ترقی گاؤں کے اپنے لوگوں کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں، ہمیں کوآپریٹو سوسائٹی کے ذریعے ترقیاتی منصوبوں کے فیصلے خود کرسکیں گے، کوآپریٹو سوسائٹی کے ذریعے ترقی کے عمل کو پائیدار اور موثر بنانا چاہتے ہیں۔

بقیہ 3

ہمراہ پاکستان اور ترکمانستان کے مشترکہ بین الحکومتی کمیشن کے چھٹے اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ اجلاس کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور تجارت وسرمایہ کاری، توانائی، زراعت و غذائی تحفظ، ٹرانسپورٹ و مواصلات، صنعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کمیونیکیشن، تعلیم، صحت، بینکاری و مالیات، سیاحت، کھیل اور ثقافت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس دوران بجلی کے شعبے میں تعاون، ٹرانزٹ تجارت اور علاقائی روابط کے فروغ کے امکانات بھی زیر غور آئے، دونوں فریقوں نے کاروباری اداروں کے درمیان روابط، ادارہ جاتی شراکت داری اور عوامی سطح پر تبادلوں کو مزید مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا کہ طے پانے والے فیصلوں اور معاہدوں پر موثر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپس، اداروں کے درمیان قریبی رابطہ کاری اور باقاعدہ پیش رفت کا جائزہ لینا ضروری ہے، تاکہ دونوں ممالک کی دیرینہ دوستی کو عملی فوائد میں تبدیل کیا جاسکے۔ اجلاس میں وفاقی وزیر برائے توانائی، وفاقی وزیر برائے تجارت، وفاقی وزیر برائے پیٹرولیم، وزیر مملکت برائے وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور وزیر مملکت برائے قومی ورثہ و ثقافت کے علاوہ متعلقہ وزارتوں اور محکموں کے سینئر حکام نے بھی شرکت کی۔ نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے اس بات پر زور دیا کہ زیر التوا مسائل کے حل اور خطے میں پائیدار امن واستحکام کے قیام کے لیے مذاکرات اور سفارت کاری ہی واحد قابل عمل راستہ ہیں۔ ترکمانستان کے وزیر خارجہ رشید اوراز گلدیوچ میریدوف نے علاقائی امن واستحکام کے فروغ کے لیے پاکستان کے تعمیری کردار اور مسلسل سفارتی کوششوں کو سراہا۔ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار اور ترکمانستان کے وزیر خارجہ رشید میریدوف کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا گیا اور زیر التوا مسائل کے حل پر زور دیا گیا۔ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار اور ترکمانی وزیر خارجہ رشید میریدوف کے درمیان یہ ملاقات پاکستان اور ترکمانستان کے مشترکہ بین الحکومتی کمیشن کے چھٹے اجلاس سے قبل ہوئی۔ وزرائے خارجہ نے پاکستان اور ترکمانستان کے دیرینہ اور برادرانہ تعلقات کا جائزہ لیا اور تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، علاقائی روابط اور عوامی سطح پر تبادلوں سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے علاقائی صورتحال پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے اس بات پر زور دیا کہ زیر التوا مسائل کے حل اور خطے میں پائیدار امن واستحکام کے قیام کے لیے مذاکرات اور سفارت کاری ہی واحد قابل عمل راستہ ہیں۔ ترکمانستان کے وزیر خارجہ رشید اوراز گلدیوچ میریدوف نے علاقائی امن واستحکام کے فروغ کے لیے پاکستان کے تعمیری کردار اور مسلسل سفارتی کوششوں کو سراہا۔ بعدازاں پاکستان ترکمانستان مشترکہ بین الحکومتی کمیشن کے چھٹے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان دوستانہ تعلقات باہمی احترام پر مبنی ہیں، مشترکہ تاریخی روابط اور علاقائی خوشحالی کے مشترکہ مفادات پر مبنی ہیں، پاکستان ترکمانستان کے ساتھ مضبوط اور دیرینہ دوستانہ تعلقات کو خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشترکہ بین الحکومتی کمیشن دوستی کو مضبوط معاشی شراکت داری میں بدلنے کا اہم فورم ہے، دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری کے مواقع موجود ہیں، توانائی، ٹرانسپورٹ اور عوامی روابط میں تعاون بڑھانے کے مواقع موجود ہیں۔ ترکمانی وزیر خارجہ رشید میریدوف نے کہا کہ شاندار میزبانی پر پاکستانی قیادت اور عوام کے تہ دل سے مشکور ہیں، چھٹے بین الحکومتی اجلاس کے موقع پر پاکستان کی جانب سے پرتپاک استقبال کیا گیا، پاکستان اور ترکمانستان دیرینہ اور دوستانہ تعلقات کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ اپنے دوطرفہ تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں، پاکستان کے ساتھ اعلیٰ سطح کے روابط کے مزید فروغ کیلئے پرعزم ہیں۔ اجلاس کا مقصد باہمی تعاون کے نئے شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے، دوطرفہ تعلقات کی مضبوطی کیلئے مسلسل رابطے ناگزیر ہیں، علاقائی و دوطرفہ امور کے متوازن اور پائیدار حل کے خواہاں ہیں

بقیہ 4

سیٹ کرنے کا آغاز پارلیمان سے کیا جانا چاہیے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپوزیشن کا پارلیمان پر اعتماد بحال کرے، اپوزیشن بھی پارلیمان کا حصہ بنے اور کمیٹیوں میں شامل ہو، لیکن اپوزیشن کی پارلیمانی نظام پر بداعتمادی کی بھی وجوہات ہیں جس پر ہمیں سوچنا چاہیے۔ فضل الرحمان نے جو کردار پی ڈی ایم میں ادا کیا اس کے بغیر آپ کرسی پر نہیں ہوتے۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ اپوزیشن کا کام ہی حکومت پر تنقید کرنا ہے، مولانا فضل الرحمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت پر تنقید کریں، اب وہ تنقید کیلئے جیسا بھی طریقہ اختیار کریں یہ ان کا حق ہے مگر آپ تقریر کے جواب میں تب کوان پر چھوڑ دیں گے؟ ان کے بیٹوں کو گرفتار کرنے لگ جائیں گے اور اچانک ان کے گھر کی تجاوزات یاد آجائیں گی؟ یہی وجوہات ہیں جس سے سسٹم کو نقصان ہوتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان نے جو کردار پی ڈی ایم میں ادا کیا اس کے بغیر آپ کرسی پر نہیں ہوتے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ سب سے پہلے اداروں پر عوام کا اعتماد بحال کرنا ہوگا، پاکستان کے سیاست دان عوام کے مسائل کو بھول چکے ہیں، وہ نفرت اور تقسیم کی سیاست کر رہے ہیں لیکن عوام کے مسائل پر توجہ نہیں دے رہے، پاکستان کے حکمران پاکستان کے اصل مسائل پر بات کرنے کے لیے تیار نہیں، پاکستان کے حکمران ہر مسئلے پر بات کرنے کے لیے تیار ہیں مگر اصل مسائل پر بات نہیں کرتے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ جس تیزی سے مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے عوام کا گزارا کیسے ہوگا؟ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ عوام کا بوجھ کم کریں، ملک میں آنے والے معاشی بحران اور آفت سے خوفزدہ ہوں، میں خوفزدہ ہوں کہ ان حالات میں پاکستان کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے پسماندہ طبقے، سفید پوش طبقے، محنت کش طبقے کا گزارا کیسے ہوگا؟ جس تیزی سے مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے، لوگ بجلی کے بل سے خوفزدہ ہیں، لوگ سوچ میں ہیں کہ میں بچوں کی تعلیم کا بندوبست کروں یا دو وقت کی روٹی کا؟ لوگ اپنے بزرگوں کا علاج کروائیں یا دو وقت کی روٹی کھائیں؟

بقیہ 5

چکا ہے۔ اطلاع میں کیتھ لیب، کینسر سینٹر، بیڈز ہسپتال اور دیگر طبی سہولتیں لا رہے ہیں۔ سپیکر پنجاب اسمبلی ملک محمد احمد خان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کے ترقیاتی پیراڈائم، پنجاب کی تاریخ کا سنہرا باب ہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ترقی کے سفر میں ہر طبقے کو شراکت دار بنایا ہے۔ بچوں اور خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے نئے ایکٹ کی تشکیل قابل ستائش اقدام ہے

بقیہ 6

امین الدین خان نے تحریر کیا، عدالت نے لاہور ہائیکورٹ کا فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے اپیلیں خارج کر دیں، آئینی عدالت کے مطابق وراثت میں قرابت داری اور خونی رشتے کا کلیہ اطلاق نہیں ہوتا، جائیداد کی تقسیم اسلامی قانون وراثت اور مقررہ قانونی زمروں کے تحت ہوگی، بیوہ اور بہنوں کے حصے کے بعد بچنے والی جائیداد پر عصبہ (مرد رشتہ دار) کا حق ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ قانونی عصبہ کی موجودگی میں ردکا اصول نافذ نہیں کیا جا سکتا، مقررہ حصص کی تقسیم کے بعد باقی حصہ چچازاد بھائی کا بنے گا، عدالت نے وراثت کے مقدمے میں چچا زاد بھائی کا دعویٰ درست قرار دے دیا۔ آئینی عدالت نے کہا کہ محض ریونیو انٹریز یا فارم ملکیت سے اصل حق تبدیل نہیں ہوتا، مقدمہ میں شہری محمد اصغر کی وفات کی بعد جائیداد کی تقسیم کا تنازع تھا

بقیہ 7

ج کے تحت ملک میں غیر ملکی سرپرستی میں ہونے والی دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے کارروائیاں پوری قوت اور عزم کے ساتھ جاری رکھی جائیں گی۔ دہشتگردی کے خلاف جاری اقدامات میں سکیورٹی فورسز اپنے اہداف کے حصول کے لیے پرعزم ہیں۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے اور امن و امان کے قیام تک آپریشنز کا سلسلہ جاری رہے گا۔ حکام کے مطابق آپریشن 11 گرج کے تحت ملک میں غیر ملکی سرپرستی میں ہونے والی دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے لیے کارروائیاں پوری قوت اور عزم کے ساتھ جاری رکھی جائیں گی۔ دہشتگردی کے خلاف جاری اقدامات میں سکیورٹی فورسز اپنے اہداف کے حصول کے لیے پرعزم ہیں۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے اور امن وامان کے قیام تک آپریشنز کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بقیہ 8

لے رکھی۔ نواز شریف نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

بقیہ 9

وفاقی وزیر نے کہا کہ اگر بانی پی ٹی آئی کے 60 ارب روپے کا معاملہ درگزر کرتا ہے تو تمام قیدیوں کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے، برطانیہ سے آنے والی رقم قومی اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، برطانیہ اور یورپ میں کوئی لیڈر ایسا کرے تو زندگی بھر عوام کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا، یہ پاکستان ہی ہے جہاں 190 ملین پاؤنڈ کے معاملے کے باوجود مظلومیت کی دہائی دی جا رہی ہے۔ احسن اقبال نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی نواز شریف اور بیگم کلثوم نواز کی بیماری کا مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ ہمیں بیماری پر طعنے دیتے اور انتقام کا نشانہ بناتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے بازو کے آپریشن کے تیسرے روز نیب سے طلبی کا نوٹس آیا اور مجھے گرفتار کیا گیا، ڈاکٹری ہدایت کے باوجود فزیو تھراپی کی سہولت نہیں دی گئی، میرا بازو پوری زندگی کے لیے متاثر ہوگیا۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے، انسان جو بوتا ہے وہی اس کے سامنے آتا ہے، اللہ تعالیٰ بانی پی ٹی آئی کو احساس دلا رہا ہے کہ کسی کی بیماری کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کو تمام ضروری طبی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں، ان کو جس علاج کی ضرورت ہوتی ہے، وہ فراہم کیا جاتا ہے، ہمیں ان کی صحت سے متعلق ہمدردی ہے۔ احسن اقبال نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کو دیسی مرغ سمیت مرغن ناشتہ اور من پسند خوراک دی جاتی ہے، وہ اچھی خوراک کے ساتھ علاج کی سہولت بھی حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی قیدی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہونی چاہیے، بانی پی ٹی آئی سمیت تمام قیدیوں کے بنیادی حقوق یقینی بنانے پر یقین رکھتے ہیں

بقیہ 10

سپیکرز کو رجسٹرڈ یو اے ایز کی جانچ پڑتال اور سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے، تاہم غیر رجسٹرڈ یو اے ایز کے باعث حادثات پیش آتے ہیں۔ حکومت غیر رجسٹرڈ یو اے ایز کے خلاف کارروائی اور رجسٹرڈ یو اے ایز کے استعمال کو یقینی بنانے کے اقدامات کر رہی ہے۔ سپیکر نے پارلیمانی سیکرٹری کو طاہر پرویز کے ساتھ بیٹھ کر معاملہ حل کرنے کی ہدایت کی۔ پیپلز پارٹی کے رکن علی حیدر گیلانی نے کامن ویلتھ پارلیمانی ایسوسی ایشن کی جانب سے پنجاب اسمبلی کی کارکردگی کو سراہنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کو پیپر لیس بنانے، سولر توانائی پر منتقل کرنے اور ڈیجیٹلائزیشن کے اقدامات کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اپوزیشن رکن رانا شہباز نے نشاندہی کی کہ کسانوں کی گنے کی فصل تیار کھڑی ہے لیکن شوگر ملیں کرشنگ شروع کرنے اور گنا خریدنے میں دلچسپی نہیں لے رہیں۔ حسن ملک کے سوال پر پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ صنعتی شعبے کو بجلی سے متعلق درپیش شکایات وفاقی حکومت کو بھجوائی جائیں گی۔ رانا آفتاب احمد نے فیکٹریوں کی بندش اور بیروزگاری جبکہ سردار محمد علی خان نے پیرا فورس کی کارروائیوں پر اعتراضات اٹھائے۔ بعد ازاں پینل آف چیئرپرسن ملک احمد سعید خان نے کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس بدھ کی صبح ساڑھے گیارہ بجے تک ملتوی کر دیا۔

بقیہ 11

2024 کو سردرد اور بے چینی کی شکایت پر ماہر امراض قلب نے ان کا معائنہ کیا اور ادویات تجویز کیں، فروری 2026 کو پانچ رکنی میڈیکل ٹیم نے اڈیالہ جیل میں ان کی آنکھوں اور بلڈ پریشر کا تفصیلی معائنہ کیا۔ عظمیٰ بخاری نے کہا کہ 10 اگست 2026 کو چار رکنی میڈیکل بورڈ نے جیل میں انکا معائنہ کیا اور ان کے بلڈ پریشر کی دوا تبدیل کی، 20 اور 21 اگست 2026 کی درمیانی شب۔ انہیں پھر منتقل کیا گیا، جہاں آنکھوں کے ماہرین اور میڈیکل بورڈ نے تفصیلی فنڈس رپورٹ مرتب کی، پھر ستمبر 2026 کو پمز اور شفا آئی ہسپتال کے ڈاکٹروں پر مشتمل خصوصی ٹیم نے جیل میں ان کے بلڈ پریشر، کولیسٹرول اور بینائی کا معائنہ کیا۔ 10 اور 11 نومبر 2026 کی درمیانی شب۔ انہیں فالو اپ علاج کے لیے پھر ہسپتال لایا گیا جہاں آنکھوں کے ماہرین نے انہیں اینٹی وی ای جی ایف (anti-VEGF) انجکشن لگایا، مختلف میڈیکل بورڈز اور ٹیموں میں ملک کے معروف ڈاکٹروں شامل رہے۔ ڈاکٹر عارف خان، ڈاکٹر فرقان عالمگیر، ڈاکٹر ندیم قریشی اور ڈاکٹر اختر علی بندیشہ نے انکا میڈیکل چیک اپ کیا۔ الشفاء اور پمز کے متعدد طبی ماہرین بھی گاہے بگاہے انکا طبی معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے ذاتی معالجین ڈاکٹر عاصم یوسف اور فیصل سلطان بھی ان کے علاج اور طبی رپورٹس کے جائزے کے عمل سے وابستہ رہے ہیں۔ جیل میں جو سہولیات انکو میسر ہیں وہ پورے پاکستان میں کسی قیدی کو میسر نہیں ہیں۔ بشریٰ بی بی کا اکلے سیل میں چوہے، کاکروچ اور 7 چھوٹے سانپ نکلنے کا دعویٰ بھی بے بنیاد ہے، بشریٰ بی بی نے اپنی ایک عدالتی درخواست میں جو من گھڑت باتیں کی انکی جیل حکام نے فوراً تردید کی۔ جتنی بشریٰ بی بی دیہات کی رہنے والی ہیں انکو معلوم ہوگا ساون کے موسم میں اکثر کینچوے نکل آتے۔ اگر بشریٰ بی بی کو کینچوے بھی سانپ لگتے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔

بقیہ 12

گئی دہائیوں سے اس نظام کا حصہ ہیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ آج ہم خود کو اس نظام کی کمزوریوں اور خامیوں سے الگ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست کی آڑ میں احتساب سے مبرا ہونے کی بات عوام اور قانون دونوں مسترد کرتے ہیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ اس کی کوئی گنجائش نہیں، نیب کے اصلاحات بھی خود کیں اور اب اسی ادارے کو مورد الزام ٹھہرانا سمجھ سے بالاتر ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ اہم مسئلہ صوبوں کے حوالے سے بحث ہے، صوبوں کے حوالے سے بحث کو روکا نہیں جا سکتا، جمہوری اور قانونی تقاضا ہے کہ یہ بحث جاری رہنی چاہیے۔ عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو سسٹم کی کمزوریوں سے دور نہیں رکھ سکتے، گڈ گورننس اور اصلاحات تمام حکومتوں کا ایجنڈا ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ پاکستان کے عوام اگر صوبے چاہتے ہیں تو بنا دیئے جائیں، صوبوں کے معاملے پر خون تک بہا دینے کی بات سمجھ سے بالاتر ہے

بقیہ 13

مواقعوں کی فراہمی، مستحق بچیوں کی شادیوں کا اہتمام، جملہ سرکاری خدمات موبائل ایپ کے ذریعے فراہمی، شجرکاری اور مظفرآباد کیلئے خصوصی جامع ماسٹر پلان پر عملدرآمد شامل ہیں۔ شیڈول کے مطابق نواز شریف اپنے سمدھی اور بیٹی کے ہمراہ آج (بروز بدھ) پریڈ گراؤنڈ ہیلی پیڈ مظفرآباد بذریعہ ہیلی کاپٹر پہنچیں گے، صدر آزاد کشمیر ڈاکٹر نجیب نقی، وزیر اعظم آزاد کشمیر بیرسٹر افتخار گیلانی، سپیکر اسمبلی چوہدری طارق فاروق، صدر مسلم لیگ ن شاہ غلام قادر اور سابق وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر خان سمیت وزراء اور پارلیمانی پارٹی ان کا استقبال کرے گی، نواز شریف پونچھ کے ٹکٹ ہولڈرز اور ممبران اسمبلی سے ملاقات کریں گے جبکہ ممبران کشمیر کونسل بھی ملاقات میں شامل ہوں گے۔ اس سلسلہ میں تمام متعلقین کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں، نواز شریف اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت بھی کریں گے جس میں 100 روزہ پلان حوالے انہیں اور اسحاق ڈار کو بریفنگ دی جائے گی، ظہرانے کے بعد نواز شریف متوقع طور پر راجہ فاروق حیدر کے گھر JV ہاؤس جائیں گے جبکہ شاہ غلام قادر کے ہمراہ آٹھمقام، دواریاں، نیلم، کیل، خواجہ سیری اور تاؤبٹ کے دورے کریں گے، نیلم میں دو راتیں قیام کے بعد بذریعہ ہیلی لاہور کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔

بقیہ 14

رپورٹ پر زیادہ تر کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ ملک کے سرمایہ کاری کے نظام میں زیادہ شفافیت کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام حکومت کے اقتصادی گورننس اصلاحاتی ایجنڈے کا حصہ ہے جس میں ایک ایسا جامع طریقہ کار وضع کرنے کا تصور پیش کیا گیا ہے جس کے تحت کونسل کی سرمایہ کاری سے متعلق سرگرمیوں اور انفرادی منصوبوں پر عمل درآمد کی صورتحال کی تفصیلات جاری کی جائیں گی۔ اصلاحاتی ٹائم لائن کے مطابق رپورٹ کا مسودہ دسمبر 2026 تک مکمل ہونا ہے جبکہ اس کا حتمی ورژن مارچ 2027 تک شائع کیے جانے کی توقع ہے۔ مجوزہ رپورٹ میں پہلی مرتبہ ایس آئی ایف سی کے قیام سے اب تک اس کے ذریعے ممکن بنائی جانے والی سرمایہ کاری کی یکجا تفصیلات پیش کیے جانے کی توقع ہے۔ اس رپورٹ میں سرمایہ کاری کی تجاویز، مفاہمت کی یادداشتوں، مالیاتی وعدوں اور ان منصوبوں کے درمیان فرق واضح کیا جائے گا جو حقیقتاً عمل درآمد یا تجارتی سرگرمیوں کے مرحلے تک پہنچ چکے ہیں۔ مجوزہ معلومات کا افشا اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ کونسل زراعت، معدنیات، توانائی، انفارمیشن ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے، سیاحت اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری سے متعلق متعدد پیش رفتوں کو نمایاں کرتی رہی ہے۔ کونسل کی سرکاری ویب سائٹ پر نمایاں کیے گئے اقدامات میں 7 سیمنٹ پلانٹس شامل ہیں، جن میں تقریباً 700 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا تخمینہ لگایا گیا ہے، ان کے علاوہ سمبڑیال، کھاریاں ایم 12 موٹروے منصوبے کی بحالی، تجارتی جہاز سازی کا ایک منصوبہ اور مقامی سطح پر کرم بک کی اسمبلنگ لائن کا قیام بھی شامل ہے۔ کونسل نے کارپوریٹ بنیادوں پر زرعی فارمنگ، معدنیات کی تلاش، قابل تجدید توانائی اور سیاحت کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کے بڑے مواقع کی بھی نشاندہی کی ہے۔ توقع ہے کہ جامع رپورٹ اس بات کا زیادہ واضح جائزہ پیش کرے گی کہ ان میں سے کتنے اقدامات حقیقی سرمایہ کاری میں تبدیل ہوئے، کتنا سرمایہ خرچ کیا گیا، کن منصوبوں کے مالیاتی معاملات حتمی شکل اختیار کر چکے ہیں اور کتنے منصوبے تعمیر یا تجارتی سرگرمیوں کے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں۔ رپورٹ میں پاکستان میں کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے کیلئے ایس آئی ایف سی کے پالیسی اقدامات کا احاطہ بھی کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وفاقی اور صوبائی سطح پر ضابطہ جاتی اصلاحات کے اقدامات کو بھی نمایاں کیا جائے گا۔ عمل آئی ایم ایف کے گورننس اور بدعنوانی سے متعلق تشخیصی جائزے کے تناظر میں بھی اہمیت رکھتا ہے، جس میں اسٹرٹیجک سرمایہ کاری کے فیصلوں کے حوالے سے شفافیت اور جوابدہی کے زیادہ مضبوط انتظامات کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔

بقیہ 15

اٹھتے ہوئے جس نے جو فائدہ لینا تھا لے لیا۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ نیب کے قوانین تبدیل کر کے اپنے کیسز ختم کروا لیے، ای وی ایم کو نکال کر کہا گیا سسٹم کو ٹھیک کر رہے ہیں، آپ نے اقتدار لیا آپ منتظر ہیں، ضرور کسی اور نے آپ کو اس کرسی تک پہنچایا، سسٹم کو اگر ری سیٹ کرنا ہے تو عوامی فلاح، جمہوریت کے لئے کرنا ہے، جمہوریت میں سارے اسٹیک ہولڈر ہیں۔ بلاول نے اپنے بیان میں تسلیم کرلیا کہ پی ٹی آئی کے بغیر بات نہیں بنے گی، یہ بھی اسٹیک ہولڈر ہیں ان کا اعتماد بحال کرنا ہوگا، نظام پر اعتبار تب بحال ہوگا جب لوگوں کو انصاف ملے گا، اس نظام میں الیکشن صاف شفاف اور عدلیہ آزاد ہوگی، میں کسی ایک کو بھی شک کا فائدہ نہیں دوں گا، کراچی میں 15 سیٹیں ایم کیو ایم کے پاس گئیں یہ آپس کے مفادات کے لیے اکٹھے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ جمہوریت کے لئے ہے جب اپنے مفادات کو ٹھیس پہنچتی تو یہ اور طرف ہو جاتے ہیں۔ چیئرمین پی ٹی آئی نے کہا کہ حکومت میں شامل تمام جماعتیں اس سسٹم کی منتظر ہیں، یہ وقت ہے نیشنل حکومت کی طرف آئیں، آزاد عدلیہ، الیکشن کمیشن قائم کریں، انتخابات کرائیں، سب استعفیٰ دیں اور فوری نیشنل حکومت بنائیں اور ہمیں انصاف دیں، نیشنل حکومت اگر بنے گی تو سب کچھ ٹھیک ہوگا، بانی کے بغیر کچھ نہیں ہے، جو کچھ ہوگا بانی کے فیصلے سے ہی ہوگا تو قومی حکومت میں پارٹی حصہ دار نہیں ہے جو بھی کریں گے بانی سے مشورہ کر کے کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت آپ کے پاس حکومت کا جو مینڈیٹ ہے وہ غلط ہے، بانی کے لئے کوئی درخواست تصور کر کے چیف جسٹس کارروائی کریں، آپ ان کا علاج اور شکایات دور کروائیں، آپ دوبارہ عدالتی نمائندہ بھیج کر سپریم کورٹ کے حکم پر عمل درآمد کروائیں، بانی نہ این آر او، نہ فیورٹ، نہ ریلیف مانگ رہے وہ صرف اپنا حق مانگ رہے ہیں، بانی نے خط کے ذریعے کہا کہ ان سے انصاف کریں اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے اور میرا انصاف یہ ہے کہ سب سے پہلے میرے حقوق بحال کریں۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ ملاقات کے دو نام عدالت نے دیئے، پہلا نام لطیف کھوسہ کا تھا پھر ہماری استدعا پر سلمان صفدر کا نام شامل ہوا، ملاقات کے بعد جو بات چیت ہوئی یہ ابھی بات نہیں ہے، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بانی کی ملاقات کو دو سکالرز نہیں کرنا چاہیے تھا، پارٹی لیڈرز سے ہمیشہ کہا کہ جو بات کرنی ہے پارٹی کے پلیٹ فارم سے باہر بات نہ کریں، شکر ہے کہ دو بندے ملاقات کو چلے گئے، ایک سیاسی بندہ بھی ملاقات کے لئے وکیل کے ساتھ چلا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا پی پی سے کوئی لانگ ٹرم قربت ہو سکتی ہے ہماری اور ان کی پالیسی میں بڑا فرق ہے، ملاقاتیں کھل کر ہونی چاہیں اور ہر لفظ پر، سیاسی اور آئینی قدغن نہیں ہونی چاہیے، بانی سے ملاقات کے لئے پسند ناپسند کی پالیسی ہرگز نہیں ہونی چاہیے، جو لیڈر، بانی سے مل کر جائے اسے متنازع نہیں بنانا چاہیے، ہم سیاسی جماعت ہیں اختلاف اٹھانے پر کسی کو نکال تو نہیں سکتے، ملاقات کے بعد جب آپ لوگوں کی توجہ ڈائیورٹ کراتے ہیں بانی کے موقف سے ہٹ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ساری جماعت بانی اور بشریٰ کی صحت پر فوکس کریں، بجائے اس کے کہ آپس کے اختلاف میں پڑیں، پارٹی میں کوئی گروپ نہیں، سلمان اکرم راجہ کا اگر نظر آرہا ہے تو آرہا ہوگا، اختلاف رائے ضرور ہوگا، بشریٰ بی بی سیل میں 7 سانپوں کی غلط خبر کیوں باہر بھیجے گی؟ اس میں رپورٹ فائل کرنے کی ضرورت نہیں، جیل انتظامیہ اس کا ازالہ کرے، اب تک جو ہونا تھا ہو گیا اب وقت ہے اسے درست کریں، بشریٰ بی بی کو اس وقت تک ہسپتال میں رکھیں جب تک ڈاکٹر نہ کہے کہ وہ مکمل صحتیاب ہو گئی ہے۔ دریں اثنا بانی پی ٹی آئی عمران خان سے ملاقات کا دن تھا مگر کسی پارٹی لیڈر، وکیل، فیملی ممبر کو ملاقات کی اجازت نہ ملی، اسکے ناکہ پر آنے بیرسٹر گوہر واپس روانہ ہوئے، عمران خان کی دو بہنیں، سلمان اکرم راجہ، نیاز اللہ نیازی، فردوس شمیم نقوی سمیت چند کارکن فیکٹری ناکہ پر موجود رہے

بقیہ 16

ا ہوگی۔ قرض حکومت کے پنشن اصلاحات کے منصوبے پر عمل درآمد کے پہلے مرحلے میں معاونت فراہم کرے گا۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ جولائی 2024 سے بھرتی ہونے والے وفاقی سرکاری ملازمین نئی کنٹری بیوٹری پنشن سکیم میں شامل ہوں گے، نئی سکیم کے نفاذ سے مستقبل میں حکومت پر پنشن کے مالی بوجھ میں کمی آئے گی۔ اعلامیے کے مطابق پنشن نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے ڈیجیٹل نظام متعارف کرایا جائے گا، جس سے پنشن کے معاملات میں شفافیت بڑھے گی اور ادائیگیوں کا نظام بہتر ہوگا، اصلاحات کے تحت پنشن مستفیدین کی مالی آگاہی میں بھی اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ نئی پنشن سکیم اور اس سے متعلقہ طریقہ کار کو بہتر طور پر سمجھ سکیں

بقیہ 17

کی گئی۔ گذشتہ چار ماہ کی مدت میں 38 ارب 92 کروڑ روپے وصولی کی درخواست کی گئی۔ آپریشنز اینڈ مینٹیننس کی مد میں 5 ارب 59 کروڑ 70 لاکھ روپے اضافہ مانگا گیا۔ جولائی تا ستمبر 2026 کی سہ ماہی ایڈجسٹمنٹ کا اطلاق کے الیکٹرک پر بھی ہوگا۔

بقیہ 18

عمل اور امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ایس ایچ اوز کو خصوصی ہدایات دی گئیں۔ ڈی آئی جی آپریشنز نے کہا کہ شہریوں کو انصاف، تحفظ اور بروقت قانونی رہنمائی فراہم کرنا لاہور پولیس کی اولین ذمہ داری ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ہراسگی کے واقعات پر کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ شہریوں کی شکایات میں غفلت یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی، متعلقہ افسران جوابدہ ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہفتے میں چھ روز دو پہر ایک سے تین بجے تک کھلی کچہری کے ذریعے عوامی مسائل خود سنتا ہوں۔ اگر کسی تھانے میں شکایت پر کارروائی نہ ہو تو براہ راست آگاہ کریں۔ شہریوں نے کھلی کچہری کو فوری دادرسی اور موثر قانونی معاونت کا ذریعہ قرار دیا۔

بقیہ 19

یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے، گزشتہ روز بانی پی ٹی آئی کے وکیل سلمان صفدر نے بانی کی ہدایت پر اعلیٰ عدلیہ سے طبی بنیادوں پر ریلیف کی اپیل کی تھی۔

بقیہ 20

کے نتیجے میں موقع پر ہی دم توڑ جانے والوں کی شناخت شہلا بی بی اور ان کے والد سیف اللہ کے ناموں سے ہوئی ہے۔ فائرنگ کی زد میں آکر ان کے ہمراہ موجود ایک تیسرا شخص بھی شدید زخمی ہوا جس کی شناخت ایک مقامی وکیل کے اسسٹنٹ کے طور پر ہوئی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بھکر و دریا خان پولیس اور ریسکیو 1122 کی امدادی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ پولیس نے دونوں مقتولین کی لاشوں کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے تحصیل ہیڈکوارٹر (ٹی ایچ کیو) ہسپتال دریا خان منتقل کر دیا۔ زخمی ہونے والے وکیل کے اسسٹنٹ کو بھی فوری طبی امداد کے لیے ہسپتال پہنچایا گیا۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش اور معلومات کے مطابق یہ ہولناک واردات دیرینہ دشمنی کا شاخسانہ معلوم ہوتی ہے۔ پولیس حکام کے مطابق مقتولہ شہلا بی بی کو تقریباً چھ ماہ قبل ایک اندھے قتل کے مقدمے میں نامزد کیا گیا تھا جس میں وہ عدالت سے ضمانت پر رہا تھیں اور آج اسی مقدمے کی پیشی کے سلسلے میں عدالت آئی ہوئی تھیں۔ پولیس نے موقع سے شواہد اکٹھے کر کے قانونی کارروائی شروع کر دی ہے اور واقعے کی تمام پہلوؤں سے مزید تفتیش جاری ہے۔

بقیہ 21

قانونی امور پر بات نہیں ہوئی، اس وقت ایسا کوئی معاملہ نظر نہیں آتا جس کو ڈیل یا ڈھیل کہہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جنوں کو نظر بند رکھنا پھر چھوڑنا کوئی احسان کی بات نہیں، بانی نے پہلے بھی خط لکھے لیکن یہ انتہائی اہمیت کا حامل خط ہے، ان کی صحت کے حوالے سے جو بات باہر آرہی ہے، انتہائی تشویشناک ہے۔ پی ٹی آئی سیکرٹری جنرل نے کہا کہ بانی کا بلڈ پریشر 193 ہونا قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے، وہ ڈیل نہیں مانگ رہے، اپنے علاج معالجے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی مقابلے کیلئے تیار ہیں، آگے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں، ان کی طرف سے کوئی التجا نہیں کی گئی، میں بانی کے بھروسے کا شکر گزار ہوں، سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ اگر مقصد پارٹی میں انتشار پیدا کرنا ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہے، میں کہتا ہوں جس نے بات کرنی ہے بانی پی ٹی آئی سے براہ راست کرے۔ انہوں نے کہا کہ محمود اچکزئی اور علامہ ناصر پر بھی حملہ ہوا، بانی کو کہنا پڑا کہ مجھے ان پر اعتماد ہے، بانی سے کمیٹیوں میں واپس جانے کی اجازت مانگی گئی وہ نہیں ملی۔

بقیہ 22

اور حلقہ گنگ میں 78 پلانٹس لگائے جائیں گے۔ اسکے علاوہ ڈویژن بھر میں پہلے سے 376 واٹر فلٹریشن پلانٹس موجود ہیں جن میں سے 284 فعال اور 92 غیر فعال ہیں، جن کو فعال کرنے کے لئے کام جاری ہے۔ کمشنر نے ہدایت کی کہ تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کا جامع ڈیٹا مرتب کیا جائے، غیر فعال پلانٹس کی وجوہات کی نشاندہی کر کے بحالی کے لیے واضح ٹائم لائن مقرر کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام پلانٹس میں صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے واٹر کوالٹی ٹیسٹنگ باقاعدگی سے کی جائے، فلٹرز کی بروقت تبدیلی اور مشینری کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے۔ پلانٹس کی جیوٹیگنگ، GPS مانیٹرنگ، روزانہ معائنوں اور شہریوں کے فیڈ بیک کے نظام کو موثر بنایا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ شہری کی تصدیق اور شکایت کے ازالے کے بغیر شکایت بند نہ کی جائے۔ کمشنر راولپنڈی نے تمام متعلقہ محکموں کو باہمی رابطے کے ساتھ کام کرنے، پیش رفت کی باقاعدہ رپورٹ پیش کرنے اور ہر علاقے میں شہریوں کو صاف پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ شہری واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلق شکایات ہیلپ لائن 1336 پر درج کروا سکتے ہیں

بقیہ 23

ضوان صادق، چوہدری جہانگیر، راجہ حامد نواز، چوہدری یاسین ملک اختر، ارشد کیانی، ساجد سرفراز، ملک عامر، سردار یوسف، عالمگیر خان، کامران مغل اور عمر کیانی سمیت دیگر اہم سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اس موقع پر شرکائے تقریب نے میزبان عدنان کیانی اور ان کے اہل خانہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے رضوان علی کیانی کے لیے نئی ازدواجی زندگی کے آغاز پر نیک خواہشات اور دعاؤں کا اظہار کیا۔ مہمانوں نے نوبیاہتا جوڑے کے لیے خوشیوں، محبت، باہمی احترام اور کامیاب ازدواجی زندگی کی دعا بھی کی تقریب کے دوران مختلف سیاسی و سماجی رہنماؤں کی ایک دوسرے سے ملاقاتیں ہوئیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر غیر رسمی گفتگو بھی کی گئی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات کی موجودگی نے تقریب کو ایک اہم سماجی اجتماع کی شکل دے دی میزبان خاندان کی جانب سے معزز مہمانوں کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا اور پرتپاک استقبال کیا گیا۔ دعوت ولیمہ کی یہ پروقار تقریب خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں اختتام پذیر ہوئی، جبکہ شرکائے تقریب نے میزبان خاندان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا

بقیہ 24

پی سی ڈی اے اور آئی سی سی آئی کے صدر نے چیئرمین سی ڈی اے کو ڈیلو ایریا میں سروس روڈ کی بندش کے باعث کاروباری برادری کو درپیش شدید مشکلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس پابندی سے تجارتی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوئی ہیں اور تاجروں، صارفین اور آنے جانے والوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ آئی سی سی آئی کے سینئر نائب صدر محمد اشفاق حسین چھٹہ نے بھی اس موقع پر آئی سی سی آئی کے صدر کی معاونت کی۔ آئی سی سی آئی کے صدر محمد ذکریا کبر ضیا نے چیئرمین سی ڈی اے پر زور دیا کہ وہ خود متاثرہ علاقے کا دورہ کریں تاکہ صورتحال کی حقیقی اور کاروباری برادری کو درپیش عملی مشکلات کا براہ راست جائزہ لے سکیں۔ وفد کے تحفظات سننے کے بعد چیئرمین سی ڈی اے نے فوری طور پر متعلقہ ڈائریکٹر کو سروس روڈ ایک ماہ کے لیے کھولنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ بعد ازاں متاثرہ کاروباری برادری اور آئی سی سی آئی کی قیادت کی مشاورت سے اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کیا جائے گا۔ ٹریڈرز ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر یوسف راجپوت، جنرل سیکرٹری سید عمران بخاری اور آئی سی سی آئی کے ایگزیکٹو کمیٹی ممبر ابرار الحق نے بالخصوص بینکوں، ہسپتالوں اور انکم ٹیکس کے کاروبار سے وابستہ افراد کو درپیش مشکلات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ سروس روڈ کی بندش سے ان کے روزمرہ کاروباری امور اور صارفین کی آمد ورفت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ اسلام آباد انڈسٹریل ایریا ایسوسی ایشن کے صدر اویس ملک نے چیئرمین سی ڈی اے کی توجہ صنعتی علاقے کے خستہ حال انفراسٹرکچر کی جانب مبذول کراتے ہوئے اس کی فوری بہتری کی ضرورت پر زور دیا۔ چیئرمین نے ان کے تحفظات کو سنا اور مناسب توجہ دینے کی یقین دہانی کرائی۔ اسی طرح آئی سی سی آئی کے ایگزیکٹو کمیٹی ممبر اسرار الحق مشوانی نے صنعتی علاقوں میں لیز کی توسیع کا معاملہ اٹھایا، جس پر چیئرمین سی ڈی اے نے واضح کیا کہ لیز میں توسیع مقررہ طریقہ کار (ایس او پیز) کے مطابق کی جائے گی۔ وفد میں آئی سی سی آئی کے ایگزیکٹو کمیٹی ممبران رانا افتخار علی خان، عبدالحمید اور کاروباری برادری کے دیگر نمائندے بھی شامل تھے۔

بقیہ 25

رکھنے والے افراد قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔

بقیہ 26

میں ٹیبل ٹینس، پیڈل ٹینس، بیڈمنٹن اور دیگر کھیلوں کے کورٹس تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ چیئرمین سی ڈی اے کو بتایا گیا کہ اسی طرح بچوں کیلئے کڈز پلے ایریا جیسے مختلف جھولے نصب کئے جا رہے ہیں اور شہریوں کیلئے پارک میں سٹیٹ آف دی آرٹ لائبریری بھی تعمیر کی جا رہی ہے۔ جبکہ پارک میں بیٹھنے کیلئے بنچز اور صفائی ستھرائی کیلئے ڈسٹ بنز نصب کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ بریفنگ دیتے ہوئے چیئرمین سی ڈی اے کو مزید بتایا گیا کہ ہابر پارک میں دیدہ زیب لینڈ اسکیپنگ اور ماحول دوست شجرکاری بھی کی جا رہی ہے اور پارک کے چاروں اطراف فینس نصب کرنے کیساتھ ساتھ مستقل بنیادوں پر جدید اور خوبصورت لائٹس نصب کرنے کا سلسلہ بھی تیزی سے جاری ہے۔ چیئرمین سی ڈی اے سہیل اشرف نے کہا کہ بروقت تکمیل کے بعد ہابر پارک کا شمار دارالحکومت اسلام آباد کے پرسکون اور نمایاں تفریحی مقامات میں شمار ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہابر پارک دونوں برادر ممالک کے عوام کے درمیان تاریخی دوستی اور روابط کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

بقیہ 27

رادا کریں، ڈور کی خرید وفروخت پر پابندی عائد ہے، ملوث افراد کے خلاف کارروائی یقینی بنائی جائے گی۔

بقیہ 28

مقابلے میں شعبہ فاطمہ نے اپنے منفرد اور جدید سائنسی پروجیکٹ آئیونک پلازمہ تھرسٹ (Ionic Plasma Thrust) کے ذریعے ججز اور شرکاء کو بے حد متاثر کیا اور قومی سطح پر تیسرا انعام اپنے نام کیا ان کی یہ کامیابی نوجوان نسل میں سائنسی رجحان، جدت طرازی اور جدید ٹیکنالوجی سے گہری دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہے اس شاندار کامیابی پر ادارے کے ڈائریکٹر چوہدری خالد محبوب نے طالبہ، ان کے والدین اور اساتذہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ پورے ادارے کے لئے انتہائی مسرت اور فخر کا لمحہ ہے انہوں نے مزید کہا کہ ملک بھر کے ممتاز تعلیمی اداروں کے درمیان تیسری پوزیشن حاصل کرنا ایک غیر معمولی اعزاز ہے جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہمارے طلبہ عالمی معیار کی سائنسی تحقیق اور جدید علوم میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں

بقیہ 29

یا بھارت کے ساتھ الحاق کا اختیار دیا گیا تھا۔ ریاست جموں وکشمیر اپنی جغرافیائی، تاریخی اور مذہبی حیثیت کے اعتبار سے پاکستان کے ساتھ الحاق کی مستحق تھی۔ ریاست کی وادی کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً 98 فیصد جبکہ جموں میں 61 فیصد تھی۔ انہوں نے کہا کہ 19 جولائی 1947 کو سری نگر میں آزاد جموں وکشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم خان کی رہائش گاہ پر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے اجلاس میں ایک تاریخی قرارداد منظور کی گئی جس میں ریاست جموں وکشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا گیا۔ اس وقت مسلم کانفرنس ریاست کے مسلمانوں کی نمائندہ سیاسی جماعت تھی اور اس میں پنڈت، سکھ اور دیگر طبقات کے افراد بھی شریک تھے۔ سابق صدر نے کہا کہ مہاراجہ کشمیر پر بھارت کے اہم رہنماؤں نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل، گاندھی اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی جانب سے بھارت کے ساتھ الحاق کے لیے دباؤ ڈالا گیا اور بعدازاں اس مقصد کے لیے شیخ عبداللہ سے بھی رابطے کیے گئے جو بدقسمتی سے نہرو کے زیر اثر آگئے، پھر حالات نے کروٹ لی اور مہاراجہ نے پٹیالہ اور فرید کوٹ سے فوجی دستے منگوائے جبکہ بعد ازاں بھارتی فوج بھی ریاست میں داخل ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر بعض اوقات حقائق کے برعکس ایسی باتیں پھیلائی جاتی ہیں جن کا مقصد نوجوان نسل کو گمراہ کرنا ہے۔ نوجوانوں کو مسئلہ کشمیر کے تاریخی پس منظر، حقائق اور اقوام متحدہ کی قراردادوں سے آگاہ ہونا چاہیے۔ سردار مسعود خان نے کہا کہ اکتوبر اور نومبر 1947 میں منظم منصوبہ بندی کے تحت جموں میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اس دوران دو لاکھ 47 ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا جبکہ تقریباً 25 ہزار خواتین کو اغوا کیا گیا اور ان کی بےحرمتی کی گئی جبکہ چار سے پانچ لاکھ افراد کو زبردستی بےدخل کر کے پاکستان بھیج دیا گیا۔ اس سانحے کے نتیجے میں جموں کی آبادی کا تناسب تبدیل ہوا اور مسلمانوں کی تعداد کم ہو کر 37 فیصد رہ گئی۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت جواہر لعل نہرو نے اقوام متحدہ میں کشمیری عوام کو رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا وعدہ کیا، تاہم بعد ازاں بھارت اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا۔ اقوام متحدہ نے بھی جموں وکشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کو تسلیم کیا ہے۔ جموں وکشمیر کے عوام حق خودارادیت کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے جو انہیں اقوام متحدہ نے دے رکھا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ جنریشن زی ہیں اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں آج بھی انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ پیلٹ گنز کے استعمال سے نوجوانوں کی بینائی متاثر کی جا رہی ہے، گھروں اور عمارتوں کو تباہ کیا جا رہا ہے، نوجوانوں کو گرفتار اور لاپتہ کیا جا رہا ہے جبکہ انہیں بھارت کی مختلف جیلوں میں قید رکھا جاتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں آبادی کا تناسب بھی بھارتی مظالم کا ایک دردناک نتیجہ ہے۔ برہان وانی تحریک آزادی کشمیر کی علامت بن کر سامنے آیا اور نوجوانوں کے جذبات کی ترجمانی کی۔ سابق صدر نے کہا کہ 5 اگست 2019 کے بھارتی اقدامات سے پہلے بھارت نے منظم پروپیگنڈے کے ذریعے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر پر کچھ نہیں کر سکتا، مقبوضہ کشمیر بھارت کا حصہ بن چکا ہے اور پاکستان بھارت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ تمام دعوے حقائق کے منافی ہیں۔ بھارت نے آئینی اقدامات کے ذریعے مقبوضہ جموں وکشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے وہاں اپنے تسلط کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کی، تاہم کشمیری عوام کی جدوجہد آج بھی جاری ہے۔ نوجوانوں کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ پاکستان دوطرفہ مذاکرات کا مخالف نہیں، تاہم پاکستان کے نزدیک مسئلہ کشمیر مذاکرات کا بنیادی اور مرکزی نکتہ ہے جبکہ بھارت اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے گریزاں ہے۔ یہ بھارت ہے جو دوطرفہ مذاکرات سے بھاگ جاتا ہے اور اس سلسلے میں کوئی ثالثی قبول کرنے کو بھی تیار نہیں جبکہ پاکستان اس سلسلے میں ثالثی کی پیشکش بھی کر چکا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی پیشکش بھی سامنے آئی، جسے بھارت نے مسترد کر دیا۔ سردار مسعود خان نے معرکہ حق کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال پیش آنے والے واقعات کے پس منظر میں مسئلہ کشمیر بنیادی اہمیت رکھتا ہے

بقیہ 30

جس پر ساتھی کے ہمراہ تشدد کر کے شہری کو زخمی کر دیا تھا، گنجمنڈی پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا، ملزم کے دوسرے ساتھی کی گرفتاری کے لیے ریڈ کیے جا رہے ہیں۔ ایس پی راول بیدار بخت گوندل نے بتایا کہ ملزم کو ٹھوس شواہد کے ساتھ چالان کیا جائے گا۔

بقیہ 31

ٹی نے بھی اس کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر پرنسپل ادارہ نے کامیاب طالبات اور ان کی رہنما ٹیچر کو مبارکباد پیش کی اور مستقبل میں بھی ایسی کامیابیوں کے حصول کے عزم کا اظہار کیا۔ کامیابی پورے ادارے کے لیے باعث فخر ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ بہترین قیادت، اساتذہ کی محنت اور طالبات کی لگن مل کر کامیابی کی نئی راہیں ہموار کرتی ہے۔

بقیہ 32

شیرازی اور سابق ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب جناب فیاض احمد راجہ نے خطاب کیا۔ پناہ کے جنرل سیکرٹری جناب ثناء اللہ گھمن نے کانفرنس کی میزبانی کی اور پاکستان میں فرنٹ آف پیک وارننگ لیبلز کے لازمی ضوابط متعارف کروانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اپنے خطاب میں سابق وزیر صحت پنجاب ڈاکٹر سعید راہی نے عوامی صحت کے تحفظ کے لیے موثر حکومتی پالیسیوں اور اجتماعی کوششوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے صحت کے بڑھتے ہوئے مسائل سے نمٹنے اور صحت مند غذائی ماحول کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اداروں اور دیگر متعلقہ فریقین کے درمیان مربوط اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ میجر جنرل (ر) مسعود الرحمن کیانی نے کہا کہ غیر متعدی امراض کے بوجھ کو کم کرنے کا سب سے موثر طریقہ بیماریوں سے بچاؤ اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ہے۔ انہوں نے غیر صحت بخش غذاؤں اور زیادہ مقدار میں چینی، نمک اور مضر صحت چکنائی پر مشتمل اشیاء کے استعمال کے نقصانات کو اجاگر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ فرنٹ آف پیک وارننگ لیبلز کا لازمی نفاذ عوام کو خوراک کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد دے سکتا ہے اور بیماریوں کی روک تھام میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جناب فیاض راجہ نے صحت مند طرز زندگی کے فروغ اور عوامی آگاہی پیدا کرنے میں علماء کرام کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ انسانی جان کا تحفظ اور نقصانات سے بچاؤ ہم سب کی مشترکہ سماجی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے آئندہ نسلوں کی صحت کے تحفظ کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ پناہ کے جنرل سیکرٹری جناب ثناء اللہ گھمن نے پاکستان میں ذیابیطس اور دیگر غیر متعدی امراض کے بڑھتے ہوئے بوجھ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میٹھے مشروبات اور الٹرا پروسیسڈ غذاؤں کا ضرورت سے زیادہ استعمال ان بیماریوں کی ایک اہم وجہ ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ غیر صحت بخش غذائی مصنوعات پر فرنٹ آف پیک وارننگ لیبلز (FOPWLs) کے لازمی نفاذ کے عمل کو فوری طور پر تیز کیا جائے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ نمایاں، سادہ اور آسانی سے سمجھ آنے والے انتباہی لیبلز صارفین کو ایسی غذائی مصنوعات کی شناخت میں مدد فراہم کریں گے جن میں چینی، نمک اور مضر صحت چکنائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، تاکہ وہ خریداری کے وقت بہتر اور باخبر فیصلے کر سکیں۔ انہوں نے صحت مند طرز زندگی کے فروغ کے لیے مذہبی اجتماعات، منبر ومحراب اور عوامی رابطوں کے ذریعے آگاہی پیدا کرنے میں علماء کرام کے موثر کردار کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے احتیاطی صحت کی دیکھ بھال اور شواہد پر مبنی عوامی صحت کی پالیسیوں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ خوراک پر لازمی انتباہی لیبلز غیر صحت بخش غذائی مصنوعات کے استعمال اور ان سے ہونے والے نقصانات کو کم کرنے اور غذا سے متعلق بیماریوں کی روک تھام میں ایک اہم ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ کانفرنس کے شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عوامی صحت کے تحفظ کے لیے حکومت، مذہبی قیادت، طبی ماہرین اور سول سوسائٹی کی مشترکہ کوششیں ناگزیر ہیں۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ فرنٹ آف پیک وارننگ لیبلز (FOPWLs) کے لازمی ضوابط فوری طور پر نافذ کیے جائیں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ انتباہی لیبلز نمایاں، واضح اور آسان فہم ہوں، تاکہ صارفین غیر صحت بخش غذائی مصنوعات کی باآسانی شناخت کر سکیں۔ کانفرنس کا اختتام اس اجتماعی عزم اور مطالبے کے ساتھ ہوا کہ حکومت فوری اقدامات کرتے ہوئے فرنٹ آف پیک وارننگ لیبلز (FOPWLs) کے لازمی نفاذ کو یقینی بنائے، تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلوں کو ذیابیطس اور دیگر قابل تدارک بیماریوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ سے محفوظ رکھا جا سکے۔

بقیہ 33

پر روشنیوں کا مناسب انتظام کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ کراچی سڑکوں کی تعمیر کی تکمیل کے بعد وزیر اعظم پاکستان ان کا افتتاح کریں گے۔ وفاقی وزیر عبدالعلیم خان نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے عوام کو بھی ملک کے دیگر حصوں کی طرح ترقی، خوشحالی اور بنیادی سہولیات پر برابر کا حق حاصل ہے۔ اس خطے کی محرومیوں کا خاتمہ اور عوام کو ان کے جائز حقوق کی فراہمی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے عوام کو علیحدہ صوبے کے قیام سمیت ان کے آئینی، سیاسی اور انتظامی حقوق ملنے چاہئیں تاکہ اس علاقے کی ترقی اور عوامی مسائل کا پائیدار حل ممکن بنایا جا سکے۔ وفاقی وزیر مواصلات عبدالعلیم خان نے بتایا کہ سڑکوں کی تعمیر کے لیے حاصل کی گئی ایک ایک مرلہ زمین کا مکمل معاوضہ ادا کرنے کے لیے این ایچ اے نے تمام رقم ضلعی انتظامیہ کو فراہم کر دی ہے۔ جبکہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کی کہ متاثرہ اراضی مالکان کو معاوضے کی ادائیگی فوری طور پر یقینی بنائی جائے تاکہ تعمیراتی کام میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور عوام کو ان کا حق بروقت مل سکے۔ وفاقی وزیر عبدالعلیم خان کا آمد پر مقامی عوام اور سیاسی قیادت کی جانب سے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں، نوجوانوں نے ڈھول کی تھاپ پر روایتی رقص کیا اور انہیں روایتی پگڑی پہنائی گئی۔ اس موقع پر عوام کی جانب سے زبردست نعرے بازی بھی کی گئی۔ سابق رکن پنجاب اسمبلی سید رفاقت علی گیلانی اور جنوبی پنجاب کی سیاسی قیادت نے سڑکوں کی تعمیر کے عملی آغاز پر وفاقی وزیر عبدالعلیم خان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام سے کیا گیا وعدہ پورا کر دکھایا ہے۔ پارٹی رہنماؤں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عبدالعلیم خان نے تعمیراتی کام شروع ہونے کے بعد اب دورہ کر کے ثابت کیا ہے کہ عوامی مسائل کا حل اور ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔

بقیہ 34

پرتپاک خیر مقدم کیا اور دونوں ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات، باہمی اعتماد اور مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تاریخی، ثقافتی اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں، دونوں ممالک کے عوام کے درمیان محبت، اخوت اور قربت کے گہرے جذبات پائے جاتے ہیں اور عوامی سطح پر یہ تعلقات دونوں ممالک کے درمیان دوستی کو مزید مضبوط بنانے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے عوام کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں اور دونوں ممالک کے مابین باہمی احترام اور خیر سگالی کے جذبات کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے بنگلہ دیشی وفد کو پاکستان کے پارلیمانی نظام، قومی اسمبلی کی تشکیل، قانون سازی کے مراحل اور پارلیمانی امور کے طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی آگاہی فراہم کی۔ انہوں نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں، ایس ڈی جیز سیکرٹریٹ اور مختلف پارلیمانی کاکسز کی کارکردگی اور کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمان جمہوری نظام کا بنیادی ستون ہے اور قانون سازی، عوامی نمائندگی اور حکومتی کارکردگی کی نگرانی کے ذریعے قومی ترقی اور جمہوری استحکام میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے بنگلہ دیش کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی ہدایت پر وہ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے بنگلہ دیش گئے تھے۔ اس دورے کے دوران انہیں بنگلہ دیشی عوام کی جانب سے جو محبت، خلوص اور پذیرائی ملی، اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیشی عوام کے جذبات اور پاکستان کے لیے ان کی محبت دونوں ممالک کے درمیان موجود گہرے عوامی روابط کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ پہلگام کے فالس فلیگ واقعے کے بعد بھارت نے پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری کو چیلنج کیا، تاہم پاکستان نے مئی 2025 میں بھارت کی بلاجواز جارحیت کا موثر اور بھرپور جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی جانب سے سندھ طاس معاہدے کی یکطرفہ معطلی بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے، ایسے اقدامات خطے میں امن واستحکام کے لیے نقصان دہ ہیں اور بین الاقوامی معاہدوں کے احترام اور ان پر عمل درآمد کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ سول سروس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ سول سروس کسی بھی ملک کے انتظامی ڈھانچے، گورننس اور ترقیاتی عمل میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ موثر انتظامی نظام، شفافیت، پیشہ ورانہ مہارت اور ادارہ جاتی استعداد کار میں اضافہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔

بقیہ 35

تھا، ایس پی راول بیدار بخت گوندل کا کہنا تھا کہ اشتہاری مجرمان کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی

بقیہ 36

سینئر صحافی عمران عباس خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ادارہ ہذا کی کاوشوں کو جتنا سراہا جائے اتنا کم ہے کیونکہ ادارہ نے کھیل اور کھلاڑی کی اہمیت کو ہمیشہ اجاگر کیا اور مزید کہا کہ محترم عائشہ اکبر نے نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور اس کی ترویج کرنے کو دور حاضر کی اہم ضرورت سمجھتی ہیں۔ ان کا کردار واہ و ٹیکسلا کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا اس سلسلے میں ادارہ ہذا کے ساتھ میری مکمل سپورٹ ہے حسین کی گراں قدر خدمات کے صلے میں ادارے کی جانب سے خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ادارہ ہذا کی جانب سے سپورٹس ویک کی کامیابی پر مس رفعت، مس عائشہ مس حفصہ مس مہوش اور مس کرن کو خصوصی تحائف دیے گئے جبکہ میڈیکل کے شعبے میں محمد حنظلہ اکبر کی خدمات کو سراہا گیا عمر فاطمہ ایمان اور علشبہ کو کورس کی تکمیل پر اسناد دی گئی جبکہ شعبہ کمپیوٹر میں محمد حمزہ اکبر کو اعزازی سند سے نوازا گیا مزید براں بہترین انتظامی امور کو باطریق احسن نبھانے پر محمد حذیفہ اکبر کو اعزازی سند سے نوازا گیا پروگرام کے اختتام پر انتظامیہ نے شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا پروگرام کے اختتام پر خصوصی دعا کا اہتمام کیا گیا

بقیہ 37

بیان میں کہا کہ صوفیائے کرام کی تعلیمات راہ ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہیں۔ صوفیائے کرام کا پیغام محبت، امن اور انسانیت کی خدمت ہے۔ تصوف انسان کی اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کا موثر ذریعہ ہے۔ تعلیمات صوفیائے کرام پر عمل ہی معاشرتی امن واستحکام کی ضمانت ہے۔ سیکرٹری جنرل جماعت جلالیہ پاکستان پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی نے کہا ہے کہ مشائخ عظام کی ذات بالخصوص مخدوم شریف کی دینی، مذہبی، علمی، روحانی، دعوتی، سماجی اور فلاحی خدمات قابل تحسین ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عرس مقدس کی پہلی نشست بعد نماز فجر تا 7:30 بجے ہوگی جس میں ختم خواجگان شریف، شجرہ مبارکہ پڑھا جائے گا اور شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی پیر سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی خصوصی دعا فرمائیں گے۔ دوسری نشست صبح دس بجے تا ساڑھے دو بجے تک ہوگی۔ جس میں مقررین مشائخ عظام شریف کی تعلیمات، افکار اور سیرت وکردار پر روشنی ڈالیں گے۔ مشائخ عظام شریف کی علمی تحریک کے مرکز دارالعلوم جلالیہ چیلیانوالہ اسٹیشن کے فارغ التحصیل علمائے کرام، مفتیان عظام اور حفاظ قرآن کی دستار بندی وجبہ پوشی ہوگی اور ایم فل اسکالرز کو حضرت حافظ الحدیث علیہ الرحمہ ایوارڈ سے نوازا جائے گا

بقیہ 38

کہا کہ برطانیہ کے دو اسکل ٹریننگ سرٹیفکیٹس کے حصول میں تعاون سے پاکستانی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر ایلیسن بلیک بران نے بتایا کہ حال ہی میں ان کی بریڈ فورڈ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے گفتگو ہوئی، جنہوں نے آگاہ کیا کہ یونیورسٹی آف لاہور اور بریڈفورڈ یونیورسٹی کے درمیان تعلیمی تعاون جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کی دیگر جامعات بھی پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے ساتھ روابط اور باہمی تعاون کو وسعت دینے کی خواہاں ہیں اور اس سلسلے میں ہر ممکن معاونت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دیرینہ اور قریبی تعلقات قائم ہیں، جنہیں مزید مستحکم بنانے کے لیے تعلیم، ثقافت، فنی تربیت اور عوامی روابط کے شعبوں میں تعاون کو بڑھانا ضروری ہے۔ ملاقات میں یونیک کے چیئرمین قمر الاسلام، پرنسپل سیکرٹری گورنر سندھ ڈاکٹر سید سیف الرحمن، پریس سیکرٹری فیصل فاروقی اور دیگر متعلقہ حکام بھی موجود تھے۔

بقیہ 39

نفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان ایک مرتبہ پھر عالمی سطح پر قرآن کریم کی ترویج واشاعت کے لئے ایک اہم اور بابرکت تقریب کی میزبانی کرنے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسرا بین الاقوامی مقابلہ برائے قرات قرآن کریم 24 سے 26 نومبر 2026 تک اسلام آباد میں منعقد ہوگا، یہ مقابلہ محض ایک مسابقتی تقریب نہیں بلکہ قرآن کریم سے وابستگی، محبت اور عقیدت کے اظہار کا ایک عالمی پلیٹ فارم ہے، اس کا بنیادی مقصد قرآن مجید کی عظمت، اس کی آفاقی تعلیمات اور تلاوت قرآن کی روحانی وعلمی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اس مقابلے کے ذریعے دنیا بھر کے ممتاز قراء کرام کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار اور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

بقیہ 40

کٹ مزاری کا تعلق سندھ کے ضلع گھوٹکی سے تھا۔ ترجمان پولیس نے مزید بتایا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے فوری جوابی کارروائی کرتے ہوئے فائرنگ میں ملوث چار مسلح افراد کو ہلاک کر دیا، جبکہ واقعے کے بعد علاقے میں صورتحال پر مکمل قابو پانے کے لیے سرچ اور کلیئرنس آپریشن جاری ہے۔ پولیس ترجمان کا کہنا تھا کہ راولاکوٹ شہر اور گردونواح میں معمولات زندگی بحال رکھنے اور شہریوں کے تحفظ کے لیے سکیورٹی اہلکار متحرک ہیں، تاہم مسلح افراد امن وامان کے اقدامات کو سبوتاژ کرنے اور خوف وہراس پھیلانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ ترجمان نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ قتل اور فائرنگ واقعے میں ملوث تمام عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور ریاست مسلح جتھوں کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہیں برتے گی۔

بقیہ 41

لاکھ روپے مالی امداد فراہم کی گئی۔ اس اسکیم کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں 592,1 افراد کو مجموعی طور پر 15 کروڑ 92 لاکھ روپے ادا کیے گئے۔ اسی طرح زکوٰۃ راشن کارڈ اسکیم کے تحت مالی سال 2024-25 اور 2025-26 کے دوران مستحق بیواؤں، طلاق یافتہ خواتین اور معذور افراد سمیت 24 ہزار 52 مستحقین میں مجموعی طور پر 44 کروڑ 80 لاکھ 56 ہزار روپے تقسیم کیے گئے، جبکہ کے مطابق مستحق مریضوں کے مفت علاج اور ادویات کی فراہمی کا سلسلہ مالی سال 2024-25 کے دوران صوبائی سطح کے ہسپتالوں، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں جاری رہا۔ اس مد میں راولپنڈی ڈویژن کے 619,5 مریضوں کو 3 کروڑ 79 لاکھ 40 ہزار روپے کی سہولت فراہم کی گئی۔

بقیہ 42

کیا جاتا ہے مگر عوامی زندگی میں آسانیاں لانے کے لئے قانون سازی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ نئے صوبے پاکستان عوامی تحریک کے منشور کا حصہ ہیں اور اس حوالے سے تحریک کے کارکنان اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئے صوبے بنانے کے لئے ریفرنڈم کی آئینی وقانونی حیثیت جانچنے کے لئے تحریک کے لیگل ایڈوائزرز کو رائے دینے کے لئے کہہ دیا ہے۔

بقیہ 43

سری لنکا ٹیسٹ میچ کے حوالے سے سکیورٹی ڈیوٹیز چیک کیں، سی پی او کی تمام افسران واہلکاروں کو فول پروف سکیورٹی یقینی بنانے کی ہدایات کی، ایس ایس پی آپریشنز، چیف ٹریفک آفیسر، ایس پی راول اور دیگر افسران نے سکیورٹی وٹریفک انتظامات پر بریفنگ دی، سی پی او حسن مشتاق سکھیرا کا کہنا تھا کہ راولپنڈی پولیس کے 6000 کے قریب افسران سکیورٹی وٹریفک فرائض سرانجام دے رہے ہیں، شہریوں کی سہولت کے لیے موثر ٹریفک انتظامات کیے گئے ہیں، میچ کے لئے فول پروف سکیورٹی وٹریفک انتظامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

بقیہ 44

کے زیر اہتمام بنیاس بالا میں خواتین کے سلائی سنٹر کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ یہاں کے عوام کو بنیادی سہولیات، بہتر طرز حکمرانی، انصاف اور باعزت روزگار فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر میں کرپشن نے اداروں کی کارکردگی اور عوام کے اعتماد کو بری طرح متاثر کیا ہے، سرکاری وسائل عوام کی امانت ہیں، ان کا استعمال شفاف انداز میں ہونا چاہیے، کرپشن میں ملوث عناصر کا بلاامتیاز احتساب کیا جائے اور سرکاری اداروں کو سیاسی مداخلت سے پاک کیا جائے، احتساب کا نظام مضبوط اور خود مختار بنائے بغیر گڈ گورننس کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر محمد مشتاق خان نے کہا کہ آزاد کشمیر میں نوجوانوں کی بڑی تعداد بے روزگاری کا شکار ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان روزگار کے لیے دربدر ہیں، جبکہ میرٹ کی پامالی اور اقرباپروری نے نوجوان نسل میں مایوسی پیدا کر دی ہے۔ حکومت فوری طور پر روزگار کی جامع پالیسی تشکیل دے، میرٹ کی بالادستی یقینی بنائے، فنی تعلیم کو فروغ دے اور مقامی وسائل کو بروئے کار لا کر صنعت وتجارت کے مواقع پیدا کرے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کشمیر ہماری قومی، دینی اور آئینی ذمہ داری ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے عوام بھارتی مظالم، ریاستی جبر اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کا سامنا کر رہے ہیں۔ کشمیری عوام نے آزادی کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ حکومت پاکستان اور آزاد کشمیر کی سیاسی قیادت کو چاہیے کہ مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر بھرپور انداز میں اجاگر کریں، کشمیریوں کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت میں مزید موثر کردار ادا کریں اور حق خودارادیت کی جدوجہد کو مضبوط بنائیں۔ امیر جماعت اسلامی نے مزید کہا کہ آزاد کشمیر کو تحریک آزادی کشمیر کا حقیقی بیس کیمپ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں سیاسی استحکام، مثالی طرز حکمرانی، قانون کی بالادستی اور عوامی اعتماد کو یقینی بنایا جائے۔ ڈاکٹر محمد مشتاق خان نے مطالبہ کیا کہ آزاد کشمیر میں کرپشن کے خاتمے، بےروزگاری کے حل، میرٹ کی بحالی، تعلیم وصحت کی سہولیات کی بہتری اور عوامی مسائل کے فوری حل کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ جماعت اسلامی ایک ایسے نظام کے قیام کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی جس میں انصاف، امانت، دیانت، شفافیت اور عوامی خدمت کو بنیادی اہمیت حاصل ہو اور آزاد کشمیر حقیقی معنوں میں تحریک آزادی کشمیر کا حقیقی بیس کیمپ بن سکے۔

بقیہ 45

2024 کو سردرد اور بے چینی کی شکایت پر ماہر امراض قلب نے ان کا معائنہ کیا اور ادویات تجویز کیں، فروری 2026 کو پانچ رکنی میڈیکل ٹیم نے اڈیالہ جیل میں ان کی آنکھوں اور بلڈ پریشر کا تفصیلی معائنہ کیا۔ عظمیٰ بخاری نے کہا کہ 10 اگست 2026 کو چار رکنی میڈیکل بورڈ نے جیل میں انکا معائنہ کیا اور ان کے بلڈ پریشر کی دوا تبدیل کی، 20 اور 21 اگست 2026 کی درمیانی شب۔ انہیں پھر منتقل کیا گیا، جہاں آنکھوں کے ماہرین اور میڈیکل بورڈ نے تفصیلی فنڈس رپورٹ مرتب کی، پھر ستمبر 2026 کو پمز اور شفا آئی ہسپتال کے ڈاکٹروں پر مشتمل خصوصی ٹیم نے جیل میں ان کے بلڈ پریشر، کولیسٹرول اور بینائی کا معائنہ کیا

CamScanner

وزیراعلیٰ صاف پانی پراجیکٹ راولپنڈی ڈویژن 30 نومبر تک 706 فلٹریشن پلانٹس فعال کرنے کا ہدف

راولپنڈی میں 138، جہلم میں 119، اٹک 249، چکوال 72، مری 50 اور تلہ گنگ میں 78 پلانٹس لگائے جائیں گے

پلانٹس کی جیو ٹیگنگ، GPS مانیٹرنگ، روزانہ معائنوں اور شہریوں کے فیڈ بیک کے نظام کو مؤثر بنایا جائے، سلمان غنی

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) کمشنر راولپنڈی ڈویژن سلمان غنی نے صاف پانی کی فراہمی اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کے حوالے سے متعلقہ جاری اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ندیم جاسم، منیجنگ ڈائریکٹر واسا، ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ، صاف پانی اتھارٹی و دیگر متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں ڈویژن بھر میں شہریوں کو صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی، موجودہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کی فعالیت اور جاری منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اجلاس کو وزیراعلیٰ پنجاب صاف پانی پروگرام فیز دوم پر تفصیلی بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اس منصوبے کے تحت راولپنڈی ڈویژن میں 30 نومبر 2026 تک 706 فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ تفصیلات کے مطابق ضلع راولپنڈی میں 138، جہلم میں 119، اٹک میں 249، چکوال میں 72، مری میں 50 (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 22)



اسلام آباد: سفیر چین کے سیکرٹری رضوان علی کیانی کی دعوت ولیمہ کی پرُوقار تقریب میں سفیر چین، پیپر مین کے سینئر عہدیدار، سیاسی، سماجی، کاروباری اور عوامی شخصیات کی بڑی تعداد میں شرکت کی معزز مہمانوں کی آمد کے موقع پر (بائیں سے) سید نوید حسین شاہ، سید ظفر علی شاہ، رضوان صادق، چوہدری یاسین، چوہدری ندیم گجر، رانا شمشاد خان، ڈاکٹر فرخ کمال، ناصر محمود یوسف، شکیل خان کاکڑ، ڈاکٹر فرخ نواز، رضوان علی کیانی، فخر الدین کھلی، ڈاکٹر امجد، سید نوید حسین بخاری، ڈاکٹر ندیم عباسی، سید ظفر علی شاہ، سید نوید حسین بخاری، رب نواز عباسی، سید صبغت حسین شاہ، سید ظفر علی شاہ، رانا شمشاد خان، ڈاکٹر فرخ کمال، ناصر محمود یوسف، شکیل خان کاکڑ، ڈاکٹر امجد، سید نوید حسین بخاری، رب نواز عباسی، سید صبغت حسین شاہ، سید ظفر علی شاہ، رضوان صادق، چوہدری یاسین، چوہدری ندیم گجر